REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۱   شمارہ ۱۷

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد حمید کوثر خان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان — ۱۹۵۲ء

۱۹ شوال ۱۴۱۲ ہجری   ۲۳ شہادت ۱۳۷۱ ہش   ۲۳ اپریل ۱۹۹۲ء

اخبار احمدیہ

بفضلہٖ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن میں بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا حافظ و ناصر رہے۔ اور روح القدس سے آپ کی ہر آن تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

مَیں تمہارے اندر ایک نمایاں تبدیلی چاہتا ہوں!

ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام !!

"جب کوئی شخص ایک سلسلہ میں شامل ہوتا ہے اور اس سلسلہ کی عظمت اور عزت کا خیال نہیں رکھتا اور اس کے خلاف کرتا ہے تو وہ عند اللہ ماخوذ ہوتا ہے کیونکہ وہ صرف اپنے آپ ہی کو ہلاکت میں نہیں ڈالتا بلکہ دوسروں کے لئے ایک بُرا نمونہ ہو کر ان کو سعادت اور ہدایت کی راہ سے محروم رکھتا ہے۔ پس جہاں تک آپ لوگوں کی طاقت ہے خدا تعالیٰ سے مدد مانگو اور اپنی طاقت اور ہمت سے اپنی کمزوریوں کو دُور کرنے کی کوشش کرو۔ جہاں عاجز آجاؤ وہاں صدق اور یقین سے ہاتھ اُٹھاؤ۔ کیونکہ خشوع اور خضوع سے اُٹھائے ہوئے ہاتھ جو صدق اور یقین کی تحریک سے اُٹھتے ہیں خالی واپس نہیں ہوتے۔ ہم تجربہ سے کہتے ہیں کہ ہماری ہزارہا دُعائیں قبول ہوئی ہیں اور ہو رہی ہیں۔

یہ ایک یقینی بات ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے اندر اپنے ابنائے جنس کے لئے ہمدردی کا جوش نہیں پاتا وہ بخیل ہے۔ اگر میں ایک راہ دیکھوں جس میں بھلائی اور خیر ہے تو میرا فرض ہے کہ پکار پکار کر لوگوں کو بتلاؤں۔ اس امر کی پرواہ نہیں ہونی چاہیئے کہ اس پر کوئی عمل کرتا ہے یا نہیں۔ ع

کس بشنو یا نشنود من گفتگوئے میکنم

اگر ایک شخص بھی زندہ طبیعت کا نکل آوے تو کافی ہے۔ مَیں یہ بات کھول کر بیان کرتا ہوں کہ میرے مناسب حال یہ بات نہیں ہے کہ جو کچھ مَیں آپ لوگوں کو کہتا ہوں مَیں ثواب کی نیت سے کہتا ہوں۔ نہیں! مَیں اپنے نفس میں انتہا درجہ کا جوش اور درد پاتا ہوں۔ گو وہ وجوہ نامعلوم ہیں کہ کیوں یہ جوش ہے مگر اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یہ جوش ایسا ہے کہ مَیں رُک نہیں سکتا۔ اس لئے آپ لوگ ان باتوں کو ایسے آدمی کی وصایا سمجھ کر کہ پھر شاید ملنا نصیب نہ ہو ان پر ایسے کاربند ہوں کہ ایک نمونہ ہو۔ اور ان آدمیوں کو جو ہم سے دُور ہیں اپنے فعل اور قول سے سمجھا دو۔ اگر یہ بات نہیں ہے اور مَیں کی ضرورت نہیں ہے تو پھر مجھے بتلاؤ کہ یہاں آنے سے کیا مطلب ہے؟ مَیں مخفی تبدیلی نہیں چاہتا نمایاں تبدیلی مطلوب ہے۔ تا کہ مخالف شرمندہ ہوں اور لوگوں کے دلوں پر یکطرفہ روشنی پڑے۔ اور وہ ناامید ہو جائیں کہ یہ مخالف ضلالت میں پڑے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بڑے بڑے شریر آکر تائب ہوئے۔ وہ کیوں؟ اس عظیم الشان تبدیلی نے جو صحابہؓ میں ہوئی اور ان کے واجب التقلید نمونوں نے ان کو شرمندہ کیا۔"

(انفاخِ قُدسیہ صفحہ ۱۳۹)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۳ شہادت ۱۳۷۱ ہش

اِمتحانات میں نقل ـــــ ایک خطرناک رُجحان

اپریل کا مہینہ عموماً ملک کے ایک بڑے حصہ میں سکولوں اور کالجوں کی سطح پر امتحانات کا مہینہ ہوتا ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ مہینہ ملک کے ایک طبقہ کے لئے امتحان کے کاروبار کے لحاظ سے نہایت منافع بخش مہینہ ہوتا ہے۔ تو یہ کوئی مبالغہ کی بات نہ ہوگی۔

امتحان کا مطلب ہے تمام سال محنت، اور لگن سے پڑھنے کے بعد اپنی محنت کو حل شدہ پرچوں کی شکل میں ظاہر کرنے کا۔ تاکہ محنتی اور ذہین طلبہ کا مستقبل روشن ہو اور بعد تعلیم وہ مختلف شعبوں میں مُلک وقوم کی ایماندارانہ خدمت کر سکیں۔ لیکن بدقسمتی سے آج قوم کو ایسے خدمت گار قریباً سب شُعبوں میں مہیا ہیں جنہوں نے کبھی محنت اور سچی لگن سے اپنے علم کو حاصل نہیں کیا بلکہ امتحانی پرچوں میں نقل کو ہی اپنی کامیابی کا ذریعہ بنایا ـــ!

سوال یہ ہے ـــ کیا طالبِ علم نقل لگاتا ہے یا اس کے لئے میدانِ نقل کو ہموار کیا جاتا ہے؟ طالبِ علم اگر نقل لگاتا ہے تو اس کے پیچھے ایک لمبا پس منظر ہے۔ بعض اساتذہ، پروفیسر صاحبان یہاں تک کہ وہ عملہ جو انسدادِ نقل پر مامور ہوتا ہے سب ہی اس قومی بد اخلاقی میں شامل ہوتے ہیں۔ ان کی شمولیت کی وجہ صرف اور صرف اس لئے ہوتی ہے کہ چند پیسے والے لوگ اپنے بچوں کو کامیاب کرانے کے لئے یا آسانی سے نقل لگانے کے لئے انہیں سبز باغ دکھاتے ہیں۔ انہیں روپیوں کے لالچ دیئے جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی ایماندار استاد اس "تحفہ" کو قبول کرنے سے انکار کرے تو اُسے جان تک سے مار دینے کی دھمکی دی جاتی ہے۔ اور اس طرح مجبور ہوکر اساتذہ اور عملۂ امتحان اس حرکتِ قبیح کا مرتکب ہوتا ہے۔ اور ایسے طالبِ علم نقل کے نتیجہ میں اپنے امتحانات میں پاس ہوتے رہتے ہیں لیکن جب عملی میدان میں قدم رکھتے ہیں تو قوم کو کئی قسم کے شدید نقصانات پہنچاتے ہیں۔

- ـــ چونکہ محنت کی عادت نہیں ہوتی لہذا قوم کی سچی خدمت کرنے کے اہل نہیں ہوتے۔
- ـــ چاہتے ہیں کہ تمام کام آسانی سے حل ہو جائیں۔ اور زندگی میں محنت کے کام سے جی چُراتے ہیں۔
- ـــ نقل کے لئے خرچ کی ہوئی رقم کو اپنی عملی زندگی میں رشوت، اور دُوسرے ناجائز ذرائع سے کمائی ہوئی رقوم سے پُورا کرتے ہیں۔
- ـــ اور پھر آہستہ آہستہ رشوت خوری اور ناجائز منافع خوری کی عادت پڑجاتی ہے۔
- ـــ اسی پر بس نہیں یہ لوگ آئندہ اپنی نسل میں بھی اسی طریقِ کار کو جاری رکھتے ہیں اور اِس طرح نسل در نسل ایسی بیمار قوم پیدا ہوتی چلی جاتی ہے جو قوم کی پختہ عمارت اور اس کے سُنہری اصولوں کو دیمک کی طرح چاٹتی چلی جاتی ہے اور قوم بجائے ترقی کی منزل کی طرف رواں دواں ہونے کے تنزّل کے خوفناک گڑھوں میں گرنی شروع ہو جاتی ہے۔

اگر غور سے دیکھا جائے تو وطنِ عزیز ہندوستان میں بھی اب آہستہ آہستہ ایسا ہی ماحول ترقی کر رہا ہے۔ اس وقت ضرورت اِس امر کی ہے کہ سوئے ہوئے ضمیر کو لگاتار جھنجھوڑا جائے۔ اور بار بار سمجھایا جائے کہ جس راہ پر ہم چل پڑے ہیں۔ وہ نہایت خطرناک ہے۔ جہاں ایک طرف قوم کو بیدار کرنے کی ضرورت ہے وہاں دوسری طرف اربابِ حل وعقد کو بھی سوچنا چاہیئے کہ کیا امتحانات کے موجودہ طریق میں کِسی قِسم کی تبدیلی لائی جا سکتی ہے جس سے اِس قومی خودکُشی کو روکا جا سکے ـــ!!

کچھ تو خوفِ خُدا کرو لوگو!
کچھ تو لوگو خُدا سے شرماؤ (دُرِّثمین)

(منیر احمد خادم)

نعت

ہُوا پیدا عرب کی سرزمیں میں قیمتی جوہر
کہ جس کی ہر ادا میں مُشتہر تھا قیمتی جوہر
خدائے حُسن و احساں کا مجسّم ایک پیکر تھا
سراپا نورِ ربّانی سے روشن ایک نیّر تھا
خدا کی عظمتیں ظاہر ہُوئیں اس کی بدولت سے
کیا واقف ہمیں مولیٰ کی طاقت اور عظمت سے
پھیلایا وادیٔ ظلمت میں اُس نے نام اللہ کا
پلایا بُت پرستوں کو حقیقی جام اللہ کا
میرے آقاؐ کی خوشبو سے معطّر ہوگئی دُنیا
میرے آقاؐ کے نُوروں سے منوّر ہوگئی دُنیا
بنے رحمت میرے آقاؐ زمین و آسمانوں کے
بنے رحمت وہ ہر اک چیز کے سارے جہانوں کے
میرے آقا محمدؐ پر سدا ہوں رحمتیں نازل
خدایا اُن کی رُوح پر ہر گھڑی کر برکتیں نازل

خواجہ عبدالمومن۔ اوسلو۔ ناروے

بلا تبصرہ

پاکستانیوں کیلئے شراب ایک تحفہ

پنجابی قلمکار کانفرنس میں پاک ادیبوں نے مزے لُوٹے

نوٹ:۔ ذیل میں مذکورہ عناوین کے تحت پٹیالہ سے شائع ہونے والے پنجابی روزنامہ "رنجیت" کی ایک خبر بلا تبصرہ شائع کی جا رہی ہے ـــ (ادارہ)

نئی دہلی۔ ۳۱ مارچ: (اے۔ وی۔ این۔ ایس)۔ پاکستان میں ہی کیا تمام ہی اسلامی ممالک میں شراب پینا حرام اور پینے والا کافر کہلاتا ہے۔ پر دیکھنے میں آیا ہے کہ مسلمانوں میں شراب نوشی کی حرص دن بہ دن بڑھ رہی ہے۔ گذشتہ دنوں دہلی کے فکی آڈیٹوریم میں اادبی کُل ہند پنجابی قلمکار کانفرنس میں ہمارے پڑوسی ملک سے پنجابی کے کچھ نامور ادیب شمولیت کے لئے آئے تھے۔ ہمارے بھارتی پنجاب میں زیادہ تر ادیب "سوم رس" (شراب مترجم) کے شوقین تو ہیں ہی تاہم مغربی پنجاب، (پاکستان) کے قلمکار حضرات بھی کم نہیں ہیں۔ مورخہ ۲۱-۲۲-۲۳ مارچ کی سہ روزہ کانفرنس میں ہر شام ہمارے پاکستانی بھائی شراب کے نشے میں گٹ ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ لاہور کے ایک ادیب (جناب، رفیق چوہدری صاحب) کا کثرت شراب نوشی کی وجہ سے پاسپورٹ بھی گم ہوگیا تھا جو کہ مشاعرے کے دوران کچھ زیادہ ہی شراب پی گئے تھے۔

ایجنسی ہذا کے نمائندے نے جب دریافت کیا (پاکستانی ادیبوں سے) کہ "کیا مذہب اِسلام میں شراب کا استعمال جائز ہے یا کہ ناجائز"؟ تو بہت ہی دلچسپ جواب ملا کہ "شراب پینا تو ناجائز ہے، ہاں! البتہ اگر دوا (علاج و شفاء کے لئے) کے طور پر تھوڑی سی لی جائے تو جائز ہے، ٹھیک ہے اور دوائی زیادہ بھی لی جا سکتی ہے۔"

میرے کراچی سے آئے ادیب دوست بابا کاظمی نے بتایا کہ پاکستان میں پنجاب کے مضافات میں پرانے بزرگ جو سنہ ۱۹۴۷ء سے پہلے کے ہیں ابھی بھی دیہاتوں میں دیسی شراب تیار کر لیتے ہیں۔ بھارت میں جو بوتل ۱۰۰/- روپے کی ہے وہی پاکستان میں ۵۰۰/- روپے سے بھی زیادہ قیمت میں فروخت ہوتی ہے۔ کراچی کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہونے والے غیر ملکی جہازوں کے ملاحوں سے امیر زادے شراب خرید لیتے ہیں، یہاں تک کہ کئی امیر گھرانوں کی خواتین پر مغربی تمدن اثر انداز ہو رہا ہے جس کے تحت وہ از راہِ شوق سوم رس کا مزہ بھی چکھ لیتی ہیں۔ پاکستانی پردے (فلمی دُنیا سے متعلق) کے کم و بیش ۶۰ فیصد کردار شراب، نشہ اور سگریٹ، سمیک اور کئی دیگر منشیات کے عادی ہیں۔ جب اپنے قلمکار دوست سے تحفے بارے پوچھا کہ آپ کیا پسند کرتے ہو؟ تو جواب تھا کہ اگر آپ نے کوئی تحفہ دینا ہی ہے تو وہسکی

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ اور جمعہ کا ایک بہت ہی گہرا رشتہ ہے جمعہ کے ساتھ ہماری ساری ترقی وابستہ ہے

خود بھی جمعہ میں حاضر ہوں اپنے بچوں کو بھی لایا کریں۔

میں تاکید کہتا ہوں کہ (خلیفۂ وقت کا) خطبہ سنیں اس سے استفادہ کریں اس کے بعد مختصر خطبہ مسنونہ دے کر پھر اپنی نماز جمعہ پڑھائیں

از سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳۱؍ صلح (جنوری) ۱۳۷۱ہش / ۱۹۹۲ء بمقام مسجد فضل لندن

مکرم منیر احمد صاحب جاوید کا مرتب کردہ درج ذیل خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے ——— (ادارہ)

[1] تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ ۝
(سورۃ الصف: آیت ۱۰)

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ۚ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝
(سورۃ الفتح: آیت ۲۹)

اور پھر حضور انور نے فرمایا:-

یہ دو آیات قرآنی جن کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں سے پہلی سورہ الصف سے لی گئی ہے اور سورہ الصف کی دسویں آیت ہے اور دوسری سورہ الفتح سے۔ سورہ الصف کی آیت میں یہ ذکر ہے کہ وہی خدا ہے جس نے اپنے اس رسول یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ تاکہ وہ اس دین حق کو تمام دنیا کے ادیان پر غالب کر دے۔ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ۔ خواہ مشرک کتنا ہی اسے ناپسند کریں۔ بعینہٖ انہی الفاظ میں یہ آیت سورۃ التوبہ میں بھی آئی ہے۔ لیکن ذرا سے اختلاف کے ساتھ یہ مضمون اس دوسری آیت میں بیان فرمایا گیا جو سورۃ الفتح کی انتیسویں آیت ہے اور جس کی میں نے بعد میں تلاوت کی تھی۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہی اللہ ہے جس نے اس رسول یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اس دین کو تمام دنیا کے ادیان پر غالب کر دے۔ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا۔ اور خدا سے بڑھ کر کوئی اور قابل اعتماد گواہ نہیں ہو سکتا۔

خدا کی گواہی

اس بات کے لئے بہت کافی ہے کہ یہ تقدیر لازماً رونما ہو کر رہے گی اور دنیا کی کوئی طاقت اس کو تبدیل نہیں کر سکتی۔

یہ وہ پیشگوئی ہے جس کا تعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور سے ہے اور تمام گزشتہ مفسرین اس بات کو یا لکھ چکے ہیں یا دوسروں کی کتابوں میں پڑھ کر ان سے اختلاف نہیں کیا کہ ان پیشگوئیوں کا تعلق حضرت مسیحؑ سے یعنی مسیح کی بعثت ثانیہ سے اور امام مہدیؑ سے ہے۔ اس کے دور میں تمام دنیا کو دین واحد پر جمع کیا جائیگا اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے کامل غلام اور بروز کے طور پر وہ کام جس کا آغاز حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے شروع فرمایا اس کا انجام اور اتمام مہدی اور مسیح کے زمانہ میں ہوگا۔ گویا مہدی اور مسیح کے لئے تمام دنیا کو جمع کرنا مقدر تھا۔ سورہ جمعہ میں بھی جو جمع کا مضمون آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے بروزی ظہور کے سلسلہ میں بیان فرمایا گیا اس میں یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ دو زمانوں کو جمع کرنے والا ہوگا۔ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ۔ وہ اس شان کا وجود ہوگا کہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی بعثت ثانیہ کا مرتبہ رکھتا ہوگا۔ اور آپ ہی کی غلامی میں اور آپ ہی کے آغاز کئے ہوئے کاموں کی تکمیل کی خاطر آنے والا اور آخرین میں بسنے والوں کو اولین سے ملا دے گا یعنی ان کے ساتھ جمع کر دے گا تو جمع کے مضمون کا جو سورۂ جمعہ کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ساتھ ایک گہرا اور اٹوٹ رشتہ ہے اور یہ وہ دعویٰ ہے جو صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہی نہیں فرمایا بلکہ آپ کی تائید میں اس سے پہلے بہت بڑے بڑے مفسرین اور مفکرین یہی بات لکھتے چلے آئے ہیں۔ سب سے پہلے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک عبارت آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں:-

”خدا تعالیٰ نے جو اتمام نعمت کیا ہے (یعنی نعمت کو تمام کیا ہے) وہ یہی دین ہے جس کا نام اسلام رکھا ہے۔ پھر نعمت میں جمعہ کا دن بھی ہے جس روز اتمام نعمت ہوا۔ (یعنی جمعہ کے دن ہی نعمت اپنے پایۂ تکمیل کو پہنچی) یہ اس کی طرف اشارہ تھا کہ پھر اتمام نعمت جو لیظہرہ علی الدین کلہ کی صورت میں ہوگا وہ بھی ایک عظیم الشان جمعہ ہوگا۔ وہ جمعہ اب آگیا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے وہ جمعہ مسیح موعودؑ کے ساتھ مخصوص رکھا ہے ………

پھر آپؑ فرماتے ہیں:-

……… یہ وقت وہی وقت ہے جس کی پیشگوئی اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ لیظہرہ علی الدین کلہ کہہ کر فرمائی تھی۔ یہ وہی زمانہ ہے جو اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي کی شان کو بلند کرنے والا اور تکمیل اشاعت ہدایت کی صورت میں دوبارہ اتمام نعمت کا زمانہ ہے اور پھر یہ وہی وقت اور جمعہ ہے جس میں وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ کی پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ (یعنی ایک زمانے میں تمام ہی نوع انسان کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنے والا جمعہ اور دو مختلف زمانوں کے غلامان محمد مصطفیٰؐ کو ایک جگہ اکٹھا کر دینے والا جمعہ وہی جمعہ ہے جو امام مہدیؑ اور مسیح موعودؑ

[1] یہ خطبہ جماعتی تاریخ میں سیٹلائٹ کے ذریعہ خطبات خلیفۃ المسیح کے اجراء پر پہلا خطبہ ہے۔

کی بعثت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے) اِس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور بروزی رنگ میں ہوا ہے اور ایک جماعت صحابہ کی پھر قائم ہوئی ہے۔ اتمام نعمت کا وقت آپہنچا ہے لیکن تھوڑے ہیں جو اس سے آگاہ ہیں اور بہت ہیں جو ہنسی کرتے اور ٹھٹھوں میں اڑاتے ہیں مگر وہ وقت قریب ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق تجلّی فرمائے گا اور اپنے زور آور حملوں سے دکھا دیگا کہ اس کا نذیر سچا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۸۳-۱۸۴)

اب میں

پرانے مفسّرین کے بعض حوالے

آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تصریحات کی بڑی قوت کے ساتھ تائید ہوتی ہے۔ تفسیر قرطبی میں اسی آیت کے تحت یعنی لیظہرہٗ علی الدّین کلّہٖ کے تحت لکھا ہے کہ

"قَالَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ وَ الضَّحَّاکُ ھٰذَا عِنْدَ نُزُوْلِ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ وَقَالَ السُّدِّیُّ ذَالِکَ عِنْدَ خُرُوْجِ الْمَھْدِیْ"

(تفسیر قرطبی۔ جزو نمبر ۸۔ سورۃ توبہ۔ زیر آیت ھٰذا)

یعنی حضرت ابوہریرہ اور ضحاک کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دین کو تمام ادیان پر غالب کر دے گا نزولِ مسیح کے وقت پورا ہوگا اور سدّی کہتے ہیں کہ ظہورِ مہدی پر یہ وعدہ پورا ہوگا۔

دراصل تو یہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں اور ان دونوں کا یہ کہنا اختلاف کا رنگ نہیں رکھتا بلکہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ جس وجود کے ذریعہ یہ وعدہ پورا ہوگا اس کا ایک نام مسیح ہے اور ایک نام مہدی ہے۔

حضرت امام فخرالدین رازیؒ اپنی تفسیر کبیر میں اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں میں ترجمہ پڑھ کر سناتا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس آیت میں وعدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام دینوں پر اسلام کو غالب کریگا اور اس وعدہ کی تکمیل مسیح موعود کے وقت میں ہوگی۔ اور سدّی کہتے ہیں کہ یہ وعدہ مہدی معہود کے زمانہ میں پورا ہوگا۔[1]

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید بالاکوٹ اسی آیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

ظاہر ہے کہ دین کی ابتداء حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی لیکن اس کا اتمام مہدی کے ہاتھ پر ہوگا۔[2]

اب ایک اور دلچسپ چیز میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس سے عموماً احمدی بھی واقف نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ناموں میں سے ایک نام جمعہ بھی ہے جو پیشگوئی کے طور پر آپ کے رکھے گئے یعنی امام مہدیؑ کا نام جمعہ بھی ہے جو پہلے سے ہی مذکور چلا آتا ہے۔ چنانچہ النجم الثاقب جلد ۱ مؤلفہ مولانا ابوالحسنات محمد عبدالغفور میں یہ درج ہے کہ

"جمعہ مہدی علیہ السلام کے مبارک ناموں میں سے ہے یا آپ کی ذات شریف سے کنایہ ہے یا اس نام سے موسوم ہونے کی وجہ اس کا لوگوں کو جمع کرنا ہے...... حضرت امام عسکری نقی علیہ السلام نے فرمایا جمعہ میرا بیٹا ہے (یعنی امام مہدی جس کا نام جمعہ ہے وہ میرا بیٹا ہے) اور اسی کی طرف اہلِ حق اور صادق لوگ جمع ہوں گے...... وہ تمام دینوں کو ایک دین پر جمع کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس پر اتمام نعمت کریگا اور حق کو اس کے ذریعہ ظاہر و ثابت اور باطل کو محو کرے گا اور وہ مہدی ہے۔"

(النجم الثاقب جلد ۱ مؤلفہ مولانا ابوالحسنات محمد عبدالغفور ۱۳۰۷ ہجری)

---

[1] تفسیر کبیر۔ امام فخرالدین رازیؒ جزو نمبر ۱۶ تفسیر سورہ توبہ زیر آیت ھٰذا۔
[2] منصب امامت از مولانا محمد اسمٰعیل شہیدؒ صفحہ ۷۰ مطبوعہ آئینہ ادب انارکلی لاہور

آج کا دن

احمدیت کی تاریخ

میں ایک بہت ہی مبارک دن ہے۔ یہ جمعہ جماعت کی دوسری صدی کی تاریخ کے آغاز میں ایک بہت ہی عظیم سنگِ میل نصب کر رہا ہے اور جماعت کو جمع ہونے کے ایک نئے دور میں داخل کر رہا ہے۔ جماعت احمدیہ ہی ہے جس کے ذریعہ سب سے پہلے خطبات کے نظام کو مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ صوتی لحاظ سے نہ صرف ایک براعظم میں بلکہ دُنیا کے بہت سے براعظموں میں دور دراز کے ممالک تک پہنچانے کی توفیق ملی۔ یہ بھی جمع کا ایک نیا رنگ تھا اور چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آئندہ دور میں بنی نوع انسان کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا مقدر تھا اس لئے یہ ظاہری علامتیں بھی جماعت احمدیہ کے ہی حق میں پوری ہو رہی ہیں اور کسی جماعت کو دُنیا میں یہ توفیق نہیں ملی حالانکہ جماعت احمدیہ ایک غریب اور بہت چھوٹی سی جماعت ہے۔ اور اس کے مقابل پر مدِّ مقابل جو دشمن ہیں وہ دُنیا کے لحاظ سے اتنے طاقتور ہیں کہ بڑی بڑی حکومتوں کے مالک ہیں اور اتنے ارب ہا ارب روپے کے مالک ہیں کہ عام آدمی اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ پس اس پہلو سے آج کا جمعہ جماعت احمدیہ کی صداقت اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے اظہار کے لئے ایک بہت عظیم نشان بن کر ظاہر ہوا ہے جو کہ لحاظ سے ہی نہیں آج تصویری لحاظ سے بھی بنی نوع انسان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عاجز غلام اور خلیفۃ المسیح کو یہ توفیق ملی ہے کہ ایسا خطبہ دے رہا ہے، ایسا جمعہ پڑھا رہا ہے جو ایک بہت ہی طاقتور براعظم کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک صوتی لحاظ سے بھی پہنچ رہا ہے اور تصویری لحاظ سے بھی پہنچ رہا ہے یعنی ٹیلی ویژن کے ذریعہ روس کے انتہائی مشرق یعنی ولاڈی واسٹک سے لے کر یورپ کے انتہائی مغربی علاقوں تک یعنی غالباً اس میں آئرلینڈ کا مغربی کنارہ ہوگا یا 'BRITAIN' مجھے اس وقت پوری طرح ذہن میں نہیں لیکن جو بھی یورپ کے جزائر ہیں ان میں بھی جو انتہائی مغرب کی طرف ہے ان سب میں یہ خطبہ ٹیلی ویژن کے ذریعہ دیکھا اور سنا جا سکتا ہے۔ اور اسی طرح ناروے کے شمالی حصے سے لے کر سپین کے جنوب میں جبل الطارق تک یہ خطبہ خدا کے فضل سے دیکھا اور سنا جا سکتا ہے اور ترکی کے اس حصہ میں بھی جو یورپ کا حصہ کہلاتا ہے اس میں بھی یہ خطبہ اسی طرح مواصلاتی ذرائع سے صوتی اور تصویری لحاظ سے نشر ہو رہا ہے۔ پس یہ دن ہمارے لئے جذباتی لحاظ سے ایک بہت ہی ہیجانی دن ہے لیکن اس کا صرف جذبات سے تعلق نہیں، یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر ہوا ہے۔ دُنیا کو ان ذرائع سے جمع کرنا اور دین میں جمع کرنا اور خطبہ کے ذریعہ اور جمعہ کے دن جمع کرنا یہ وہ سارے مقدرات ہیں جن کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے ہے اور ان آیاتِ کریمہ سے ہے جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ یعنی سورۃ جمعہ، سورۃ صف، سورۃ توبہ اور سورۃ فتح کی ان پیشگوئیوں سے ہے جن کا مظہر آج دُنیا میں صرف اور صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام یعنی جماعت احمدیہ ہے اور یہ ایسا اعزاز ہے جو مل چکا اور دُنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی اب اس اعزاز کو جماعت احمدیہ سے چھین نہیں سکتیں۔ ایسی سعادت ہے کہ جس کے حصے آگئی، جسے خدا نے عطا فرما دی وہ اب دُنیا کی تمام عظمتیں رکھنے والی سلطنتیں بھی مل کر بیٹھ جائیں تو اب اس سے چھین نہیں سکتیں۔ جو سبقت جماعت کو نصیب ہو گئی وہ نصیب ہو گئی اور اب ان کے لئے تو اگر وہ ظالم ہیں اور دشمنی رکھتے ہیں تو سر پیٹنے اور واویلا کرنے کے سوا کچھ باقی نہیں رہا مگر ہمیں اس بات پر کوئی خوشی نہیں کہ دشمن اس کے نتیجہ میں غیظ و غضب دکھاتا ہے اور جوش دکھاتا

ہے اور نفرت ہیرا پہلے سے بڑھ جاتا ہے۔ ہماری تو دعا یہ ہے کہ اس نئے ذریعہ سے کثرت کے ساتھ غیر احمدی مسلمانوں کو بھی یہ خطبات براہِ راست سننے اور دیکھنے کی توفیق ملے اور اس کے نتیجہ میں جو دوریاں ہیں وہ کم ہو جائیں، جو فاصلے ہیں وہ پاٹے جائیں اور جن جن کو خدا نے فراست عطا فرمائی ہے وہ نہ صرف اپنے کانوں سے سنیں بلکہ آنکھوں سے دیکھیں اور فیصلہ کریں کہ یہ جھوٹے اور جھوٹوں کے منہ کی باتیں ہیں یا سچوں کے کلام ہیں اور اس رنگ میں اللہ تعالیٰ ان کے لئے ہدایت کے نئے سامان پیدا فرمائے۔ ہمیں اس بات میں خوشی ہے کہ اگر ایک بھی سعید روح اس نئے ذریعہ سے مسیح کو پا جاتی ہے اور حق کی آغوش میں آجاتی ہے تو ہمارے لئے یہ ایک اور جمعہ یعنی عید کا دن ہوگا۔

جہاں تک جمعہ کی ذمہ داریوں کا تعلق ہے اب میں ان سے متعلق آپ کو کچھ سمجھانا چاہتا ہوں۔ آپ نے یہ تو دیکھ لیا کہ خدا کی تقدیر نے خوب کھول کر روز روشن کی طرح واضح فرما دیا کہ

جماعت احمدیہ اور جمعہ کا ایک بہت ہی گہرا رشتہ ہے

ایک تاریخی رشتہ بھی ہے اور ایک حال کے زمانہ پر پھیلا ہوا رشتہ ہے اور ایک مستقبل کے زمانے میں رونما ہونے والے واقعات کا رشتہ ہے۔ اور یہ ایسے گہرے تقدیری رشتے ہیں کہ جن کے نتیجہ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح امام ہمارا جمعہ بھی تھے اور امام مہدی بھی تھے۔ جماعت احمدیہ جماعت احمدیہ بھی ہے اور جمعہ بھی ہے۔ پس جمعہ کے ساتھ ہماری ساری بقا وابستہ ہے۔ ہمارے تمام کاموں کا نیک انجام تک پہنچنا وابستہ ہے اور اس دن کے جو حقوق ہیں وہ ہمیں لازماً ادا کرنے ہوں گے۔ اگر ہم نے اس دن کے حقوق ادا نہ کئے تو احمدیت تو ان برکتوں سے محروم نہیں ہو سکتی کیونکہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو لازماً پورا ہوگا۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی خوشخبریاں ہیں جن کو دنیا کی کوئی طاقت ٹال نہیں سکتی مگر بعض نسلیں ان برکتوں سے ضرور محروم رہ سکتی ہیں۔ وہ نسلیں جن کو خدا تعالیٰ نے کھول کر برکتوں کی راہیں دکھا دی ہوں اور وہ ان پر آگے قدم بڑھا کر ان برکتوں کے حصول کی کوشش نہ کریں ان کی محرومی ضرور ہو سکتی ہے۔ پس خدا نہ کرے کہ ہماری نسل محروموں کی نسل شمار ہو کیونکہ ہماری نسل کو ہی خدا نے یہ معجزے دکھائے ہیں اور اوپر تلے مسلسل ظاہر ہونے والے نشانات کی صورت میں یہ معجزے دکھائے ہیں۔ جب سے احمدیت اپنی دوسری صدی میں داخل ہوئی ہے نئے نئے اعجازی نشان احمدیت کے حق میں ظاہر ہو رہے ہیں اور یہ نشان ان نشانوں میں سے ایک بہت ہی عظیم نشان بلکہ یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ سب سے بڑا عظیم نشان ہے کیونکہ اس نشان نے کھول کر اسلام کے غلبہ کو احمدیت کے غلبہ کے ساتھ ہمیشہ کے لئے اٹوٹ، نہ ٹوٹنے والے رشتوں میں جوڑ دیا ہے۔

جمعہ کے تعلق میں میں اس سے پہلے جماعت کو نصیحت کرتا رہتا ہوں کہ جمعہ کے حقوق ادا کریں۔ خود بھی جمعہ میں حاضر ہوں۔ اپنے بچوں کو بھی لایا کریں۔ جن لوگوں کو توفیق نہیں ملتی کہ وہ ہر جمعہ میں حاضر ہو سکیں ان کو چاہئے کہ وہ کم سے کم تین میں سے ایک جمعہ تو ضرور پڑھ لیا کریں اور جن کے بچوں کو تعلیمی اداروں کی پابندی کے نتیجہ میں ہر جمعہ میں شامل ہونے کی توفیق نہیں مل سکتی کوشش کریں کہ ان کے اساتذہ ان کے لئے استثنائی فیصلہ کرتے ہوئے ان کو اجازت دیں اور اگر نہ دیں تو کم از کم تین جمعوں میں سے ایک جمعہ ان کو سکول جانے سے روک دیں اور وہ جمعہ میں حاضر ہوا کریں۔ یہ جو میں نے کہا تھا اس کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے بعض واضح فرمودات سے ہے اور انہی سے متعلق میں کچھ مزید روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

جامع ترمذی، ابواب الجمعۃ باب ما جاء فی ترک الجمعۃ

رو ف غلیہ محمد ذی ... میں یہ روایت درج ہے کہ حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ تعالیٰ عنہ (ان کے صحابی ہونے کے متعلق محمد ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے اور انہی کے حوالے سے ان کو صحابی کہا جاتا ہے۔ اسی لئے بریکٹ میں یہ درج ہوتا ہے کہ ان کو بھی صحابی فلاں وجہ سے شمار کیا گیا ورنہ معروف صحابہ میں معلوم صحابہ میں ان کا نام نمایاں نہیں ہے مگر بہرحال تمام محدثین جنہوں نے ان کی روایات درج کی ہیں بطور صحابی ہی ان کی روایت درج کرتے ہیں) فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مسلسل تین جمعہ اپنی سستی اور غفلت کی وجہ سے یا جمعہ کو حقیر سمجھتے ہوئے ترک کرتا ہے اللہ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔ ایک دوسری روایت میں درج ہے کہ جو تین جمعہ عمداً چھوڑ دے وہ منافق ہے۔ یہ حدیث جو میں نے پیش کی ہے یہ سنن ابو داؤد میں بھی ہے، سنن النسائی میں بھی ہے، سنن ابن ماجہ میں بھی ہے اور ترمذی میں بھی ہے اور ترمذی نے اس کو حسن قرار دیا ہے۔ پس بہت سے رستوں سے بہت ہی قابل اعتماد احادیث کی کتب میں کثرت کے ساتھ اس حدیث کو بیان فرمایا گیا۔ جو اصل الفاظ ہیں وہ قابل غور ہیں۔ آپ نے فرمایا۔

"مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا...."

"تَهَاوُنًا" کا ایک ترجمہ یہ کیا گیا کہ ہلکے پھلکے رنگ میں سستی کے طور پر غفلت کے طور پر وہ جمعہ چھوڑ دے اور "تَهَاوُنًا" کا ایک مطلب ہے کہ جمعہ کی INSTITUTION کو، جمعہ کے مقدس دن کو خفیف سمجھتے ہوئے بے حقیقت اور بے وزن سمجھتے ہوئے چھوڑ دیتا ہے۔ میرے نزدیک یہ دوسرا معنی زیادہ مضبوطی کے ساتھ اس صورتحال پر اطلاق پاتا ہے کیونکہ اس کی سزا بہت سخت بیان ہوئی ہے۔ غفلت کی وجہ سے کوئی فرض رہ جائے تو اس پر ایسی سخت سزا یقیناً تعجب انگیز ہے لیکن جب یہ فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دے گا تو اس کا تعلق غالباً عام سستی اور غفلت سے نہیں بلکہ جمعہ کو معمولی سمجھنے سے اور حقارت کی نظر سے دیکھنے سے تخفیف کی نگاہ سے دیکھنے سے ہے۔ پس وہ لوگ جو رفتہ رفتہ جمعہ کی قدر چھوڑ دیتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ کوئی فرق ہی نہیں پڑتا جمعہ پر حاضر ہوں یا نہ ہوں۔ ہو گئے تو ٹھیک ہے نہ ہوئے تو کیا ہے۔ ان کے لئے اس میں بہت بڑا انتباہ ہے۔

ہم نے جمعہ کی عظمت کو لازماً دوبارہ قائم کرنا ہے

کیونکہ ہماری بقا کا جمعہ سے تعلق ہے۔ یہ مضمون میں نے قرآن کریم کی آیات اور احادیث کی روشنی میں خوب کھول دیا ہے۔ جمعہ کے جو عظیم الشان پھل متمثلاً ہوتے ہیں وہ جمعہ کی عظمت کو قائم کرنے کے نتیجہ میں عطا ہوں گے اور آج کا جمعہ اس ضمن میں ایک بہت ہی عظیم قدم ہے جو ہم آگے اٹھا رہے ہیں۔ یورپ کے ممالک میں خصوصیت کے ساتھ اور اسی طرح دیگر مغربی ممالک میں جماعت احمدیہ جگہ جگہ بکھری ہوئی ہے اور اتنی تعداد میں مساجد کے قریب احمدی نہیں رہتے کہ ان کے لئے عملاً ہر جمعہ میں شامل ہونا ممکن ہو بلکہ بعض تو مساجد سے اتنے دور رہتے ہیں کہ ان کے لئے شاید ہی کسی جمعہ میں شامل ہونا ممکن ہو۔ پھر مختلف کاموں پر ہوتے ہیں۔ مختلف کاروبار ہیں ان میں پھنسے ... ان کے لئے اس تھوڑے سے وقت میں جو درمیان میں کھانے کی چھٹی کا وقت ہوتا ہے ہر جمعہ میں حاضر ہونا ممکن نہیں ہوتا۔ اسی لئے میں اس پر زور دیتا رہا کہ کوشش یہ ضرور کریں کہ تین میں سے ایک جمعہ ضرور پڑھیں تاکہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی انذار کی حد میں نہ آئیں کیونکہ بہت ہی بدنصیبی ہوگی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم نے کھلا کھلا انذار فرمایا ہو اور ایک آدمی جمعہ کو بھی تخفیف کی نظر سے دیکھے اور اس انذار کو بھی تخفیف کی نظر سے دیکھے۔ اس لئے میں نے ایک دفعہ یہ تحریک چلائی اور اللہ کے فضل سے جماعت نے اس کے نتیجہ میں مثبت ردعمل دکھایا۔ بعض لوگوں نے اپنی نوکریاں چھوڑ دیں۔ بعض بچوں نے اپنے سکول میں اپنے ہیڈ ماسٹروں کو کہا کہ سکول سے نکالتے ہو تو نکالو ہم تین میں سے ایک جمعہ تو جا کر ضرور

پڑھیں گئے اور بہت سی جگہ سے ایسی اطلاعیں ملیں کہ اساتذہ کو ان کے سامنے سر جھکانا پڑا اور انہوں نے زور کے ساتھ اور اپنے عزم کے ساتھ جمعہ کی عظمت منوا کر چھوڑی۔ بعض احمدیوں نے نوکریوں سے استعفیٰ دیئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ ان کو نئی نوکریاں عطا کیں جن میں یہ شرط تھی کہ جمعہ کے دن ان کو ضرور چھٹی ملا کرے گی اور ایک صاحب نے لکھا کہ میری نوکری تو چھوٹی لیکن جو دوسری نوکری ملی ہے اس میں تین دن چھٹیاں ہیں یعنی جمعہ کی بھی چھٹی ہے۔ ہفتے کی بھی اور اتوار کی بھی تو اس لحاظ سے ان کو جمعہ کا سارا دن دینی کاموں میں صرف کرنے کے لئے میسر آ گیا تو جو لوگ خلوص نیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں کرتے ہیں اور دین کی خدمت میں عزم دکھاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی ان کوششوں کو ضائع نہیں فرماتا اور ان پر ہمیشہ رحمت کی نظر رکھتا ہے اور اپنے فضل کے ساتھ ان کی ضرورتیں خود پوری کرتا ہے لیکن اب خدا نے ہمارے لئے ایک اور سہولت پیدا کر دی ہے۔ وہ DISH (ڈش) جس کے ذریعہ جمعہ کے اس خطبہ میں شامل ہوا جا سکتا ہے وہ انگلستان میں تو غالباً ۳۰۰ پاؤنڈ، ۳۵۰ پاؤنڈ میں ملتا ہے۔ لیکن جرمنی میں ڈیڑھ سو پاؤنڈ کے لگ بھگ قیمت کے مارکس میں یہ مل جاتا ہے اور جرمنی کے امیر صاحب نے آج جو فیکس بھیجی ہے اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ تمام احمدی مراکز میں جہاں مشنریز (MISSIONARIES) ہیں یعنی مشن ہاؤسز میں خدا کے فضل کے ساتھ یہ ڈش نصب کر دیئے گئے ہیں اور آج کا خطبہ براہ راست وہاں دیکھا بھی جائیگا اور سنا بھی جائیگا اور اس کے علاوہ تین سو احمدی احباب نے یہ ڈش حاصل کرنے کے لئے درخواست دیدی ہے۔ کچھ کو مل چکے ہونگے اور کچھ کو مل جائیں گے تو اس صورت میں یہ ممکن ہو گیا ہے کہ اس کثرت کے ساتھ جمعہ کے مراکز قائم کر دیئے جائیں اور ہر نظام کے تحت ہونا چاہیئے کہ ہر احمدی کو اپنی سہولت کے دائرہ میں جمعہ میسر آ سکے اور اس کے لئے مسجد بھی ضروری نہیں ہے۔ وہ عارضی مقام جسے نماز کی ادائیگی کے لئے استعمال کیا جائے یعنی نمازوں کا مرکز وہاں بھی جمعہ ہو سکتا ہے۔ لیکن جمعہ کے لئے امام کا مقرر ہونا ضروری ہے ورنہ تم خود جمع نہیں رہیں گے۔ احمدیت نے جو جمعیت دنیا کے سامنے پیش کی ہے یہ ہر پہلو سے جمعہ کے باریک معانی کو پورا کرنے والی ہے تو جمعیت میں امامت کا ایک نظام کے ساتھ منسلک ہونا بھی لازماً داخل ہے۔ اس لئے یہ نہیں ہو گا کہ ہر شخص جس کے پاس ڈش خریدنے کی استطاعت ہے وہ اپنی مرضی سے ڈش خریدے اور اپنے گھر میں جمعہ پڑھانے لگ جائے۔ اس سے تو بجائے جمعہ کے افتراق پیدا ہو گا۔ اس لئے خطبہ سن لینا اپنی ذات میں ایک بابرکت کام ہے۔ یہ تو گھروں میں سنا جا سکتا ہے اور اس کا فائدہ ہو گا لیکن ایسے جمعہ قرار نہیں دیا جائے گا جب تک نظام جماعت کی طرف سے باقاعدہ جمعہ کے مراکز قائم نہ ہوں اور وہاں امام مقرر نہ ہوں اور وہ امیر کی طرف سے مقرر ہوں گے۔ ہر شخص اپنی مرضی سے امام نہیں بن سکتا۔

پس جمعہ کا یہ مفہوم ہے جو اب ہر لحاظ سے اس نئے دور میں بھی صادق آنا چاہیئے۔ آج تو صرف یورپ میں یہ آواز پہنچ رہی ہے لیکن اب وہ دن آنے والے ہیں اور بہت دور نہیں کہ مختلف بر اعظم بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلاموں کی آواز کے ذریعہ اور تصویر کے ذریعہ جمع کئے جائیں گے اور اس طرح جمعہ کا نظام سارے عالم میں پھیلتا چلا جائے گا اور یہ ایک رنگ میں آئندہ پورا ہونے والی عظیم الشان پیشگوئیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو گا۔ پس دوسری صدی کے سر پر جماعت احمدیہ کو یہ توفیق ملنا کوئی معمولی بات نہیں۔ محض جذباتی ہیجان کا قصہ نہیں ہے۔ واقعۃً ایک بہت ہی عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے کے آثار ہیں جو ظاہر ہو رہے ہیں اور وہ آثار انشاء اللہ دن بدن زیادہ شان کے ساتھ ظاہر ہوتے چلے جائیں گے اور قوت پکڑتے چلے جائیں گے۔

جمعہ کی اہمیت کے سلسلہ میں ایک اور روایت حضرت سمرہ سے مروی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا: ـ

"اُحْضُرُوا الْجُمُعَةَ وَادْنُوا مِنَ الْإِمَامِ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَخَلَّفُ عَنِ الْجُمُعَةِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَخَلَّفُ عَنِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِهَا" (مسند احمد بن حنبل۔ جلد ۵ صفحہ ۱۱[1])

فرمایا: ـ جمعہ پر حاضر ہوا کرو اور امام کے قریب بیٹھا کرو کیونکہ جو شخص جمعہ سے پیچھے ہٹتا ہے وہ جنت سے بھی دور ہو جاتا ہے حالانکہ وہ اس کا اہل ہوتا ہے۔

ہے

سادہ سے چند الفاظ

ہیں لیکن دیکھیں ان میں کتنی گہری حکمتیں بیان فرما دی گئی ہیں اور باتوں باتوں میں عرفان کے عظیم خزانے ہیں جو لٹائے جا رہے ہیں۔ جمعہ پر حاضر ہوا کرو اور امام کے قریب بیٹھا کرو۔ ان کا کیا تعلق ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ جمعہ کا امام سے تعلق ہے اور دراصل اس امام سے تعلق ہے جو خدا مقرر فرماتا ہے۔ اور امام مہدی ہو سکے ذریعہ جمعہ کے ہر معنی میں جمعہ سے تعلق رکھنے والی برکتیں مسلمانوں کو نصیب ہونی تھیں اور درمیانی عرصہ میں لوگوں نے ان برکتوں سے محروم رہنا تھا۔ مقدر یہ تھا کہ جن عظیم کاموں کا آغاز حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے فرمایا ان کی تکمیل آپ کے کامل غلام امام مہدی کے ذریعہ ہونی تھی۔ پس امامت کا جمعہ سے ایک گہرا تعلق تھا اور جمعہ کے قریب ہونے کے ساتھ آپ نے امام کے قریب ہونے کا مضمون بھی بیان فرما دیا۔ سادہ سی باتوں میں حکمت کے کیسے کیسے خزانے دفن ہوتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی حدیث کو سرسری نظر سے پڑھنے والا ایسا ہی ہوتا ہے جو سمندروں کو سرسری نظر سے دیکھے۔ دنیا کے نظاروں کو سرسری نظر سے دیکھ کر گزر جائے۔ اس بیچارے کو پتہ ہی نہیں لگتا کہ سمندر کی تہہ میں ڈوبے ہوئے کتنے موتی ہیں کتنے خزانے ہیں۔ بعض بنجر زمینوں میں ان کی گہرائی میں خدا تعالیٰ نے کتنی نعمتیں انسان کے لئے دفن کر رکھی ہیں۔ صحراؤں میں تیل کے چشمے ہیں۔ پس کائنات ایک زندہ خدا کی مظہر ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اس زندہ خدا کی روحانیت کا مظہر تھے۔ اور یہی اور اس لحاظ سے آپ کی باتوں کو بھی سطحی نظر سے دیکھنا اپنی جان پر ظلم کرنا ہے۔ اب ضمناً چلتے چلتے آپ فرماتے ہیں کہ جمعہ پر حاضر ہوا کرو اور امام کے قریب بیٹھا کرو۔ اب ان دونوں باتوں کو جوڑ کر دیکھیں تو آپ کو سمجھ آئے گی کہ دراصل امام کے قریب ہونا ہی جمعہ ہے۔ ایک امام کے ذریعہ ہی دنیا میں اسلام کی جمعیت قائم ہو سکتی ہے اس کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی۔ پس فرمایا کہ جمعہ کو صرف ظاہری طور پر حاضر ہو کر اس کے تقاضے پورے نہ کرو بلکہ اس کے معنوں پر نظر رکھا کرو۔ امام سے قربت اختیار کرو۔ اسی کے ذریعہ تمہیں حقیقی معنوں میں جمعہ نصیب ہو گا پھر فرمایا: کیونکہ جو شخص جمعہ سے پیچھے ہٹتا ہے وہ جنت سے بھی دور ہو جاتا ہے۔

اس ارشادِ نبوی کا پہلی دونوں باتوں سے تعلق ہے۔ جو شخص جمعہ سے پیچھے ہٹنا شروع ہوتا ہے اس کے دل پر آہستہ آہستہ زنگ لگنا شروع ہو جاتا ہے اور وہ اہلیت کے باوجود جنت سے محروم رہ جاتا ہے۔ اسی طرح جو امام سے پیچھے ہٹنے لگتا ہے اس کے دل پر بھی رفتہ رفتہ زنگ لگنے شروع ہو جاتے ہیں پھر اس کے اندر بعد پیدا ہوتا ہے۔ بد ظنیوں کی طرف میلان شروع ہو جاتا ہے اور اگر وہ روحانی ترقی کی صلاحیت بھی رکھتا ہو تو اپنی جان پر

---

[1] فرمایا: اس میں کیفیہ والے نے ابھی اشاعت نہیں لکھوا۔ مسند احمد بن حنبل تو پتہ نہیں کتنی جگہ کہاں کہاں چھپی ہو گی۔ ضروری نہیں کہ اس ہر مسند احمد بن حنبل کی کاپی کی جلد ۵ کے صفحہ ۱۱ پر یہ روایت ہو لیکن اگر ابواب کے ذریعہ تلاش کی جائے تو جمعہ کے ابواب میں یہ روایت مل جائے گی۔

اسی ظلم کے نتیجہ میں وہ اس صلاحیت کے پھل سے محروم رہ جاتا ہے۔ پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے جمعہ پر حاضر ہونے پر ہی زور نہیں دیا۔ جمعہ پر حاضر ہو کر اس کا عرفان حاصل کرنے پر زور دیا ہے اور گہرائی میں اُتر کر اس کی نعمتوں سے استفادہ کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

جہاں تک اہلبیت کا تعلق ہے، مراد یہ ہے کہ وہ لوگ جو امام سے وابستہ ہو چکے ہوں۔ یہ انہی کا ذکر چل رہا ہے۔ ان سب کو خدا تعالےٰ جنت میں داخل ہونے کی اہلیت عطا کر دیتا ہے اور اہلبیت کا آغاز ہی اس تعلق سے ہوتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ساتھ وابستہ ہونا اہلبیت کا ٹکٹ نہیں ہے بلکہ اہلبیت والوں میں داخل ہونے کا اعلان ہے اور اس داخلے کے بعد پھر دیگر شرطیں پوری کرنی ہوں گی اور ان شرطوں میں تقرّب الی الامام بھی ایک شرط بیان فرمائی گئی ہے۔ جمعہ کا تقرب کرو۔ جمعہ کی عظمت کو پیش نظر رکھو۔ اس میں حاضر ہوا کرو۔ اس دن کی بہت ہی عظیم الشان برکتیں ہیں اور احادیث میں اتنی کثرت سے بیان ہوئی ہیں کہ ان پر ایک پوری کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ ان سب برکتوں کا حاصل کرنا جمعہ سے تعلق رکھتا ہے جمعہ کے آغاز سے پہلے سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ جمعہ کے بعد سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ سورۂ جمعہ میں جہاں یہ بیان فرمایا گیا کہ جب اذان دی جائے تو جمعہ کی طرف دوڑ کر آؤ۔ اسی کے بعد فرمایا گیا کہ جمعہ کے بعد پھر بیشک دُنیا میں پھیرا کرو۔ اپنے کاموں میں مشغول ہو جایا کرو اور خدا کے فضل حاصل کیا کرو مگر اس کا ذکر بلند کرتے ہوئے۔ پہلے بھی ذکر ہے بعد میں بھی ذکر ہے اور بہت سی برکتیں ہیں جن کا جمعہ کی تیاری سے تعلق ہے۔ بہت سی برکتیں ہیں جن کا جمعہ کے دوران فرشتوں کے نزول سے تعلق ہے۔ بہت سی برکتیں ہیں جو جمعہ کے بعد بکھرنے کی صورت میں حاصل ہوتی ہیں اور وہ کام جو انسان چھوڑ کر جمعہ کے لئے حاضر ہوتا ہے جب دوبارہ ان کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو سورۂ جمعہ کی تعریف کے مطابق اس میں پہلے سے زیادہ برکتیں ملتی ہیں اور خدا کا فضل پہلے کی نسبت زیادہ میسر آتا ہے۔ اسی لئے جو وقت بظاہر انسان قربان کرتا ہے وہ وقت ضائع نہیں جاتا بلکہ کم پھل کی بجائے زیادہ پھل لے کر آتا ہے۔ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا[1] اللہ تعالےٰ کا ذکر بھی کثرت سے کیا کرو۔ یہ مضمون قرآن کریم میں جگہ جگہ بیان ہوا ہے اور سورۂ جمعہ کے تعلق میں بھی بیان ہے۔ پس

جمعہ کے تقرب کا معنی

محض جمعہ میں حاضر ہو جانا نہیں بلکہ جمعہ کی برکات کے اوپر غور کرتے رہنا اور کوشش کرتے رہنا کہ وہ ساری برکتیں انسان کو نصیب ہوں اور اذان کی آواز پر حاضر ہونے کا مضمون امامت سے تعلق رکھتا ہے۔ اور تقرب الی الامام کے مضمون کو بھی اس نے ڈھانپا ہوا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جب خدا کے نام پر آواز دی جائے۔ جب جمع ہونے کا اعلان کیا جائے تو بلا تاخیر اس پر لبیک کہتے ہوئے حاضر ہو جانا۔ امام مہدیؑ نے جو ساری دُنیا میں اذان دی ہے یہ وہی اذان ہے جس کا سورۂ جمعہ میں ذکر ہے۔ جب بھی اذان دی جائے اور تمہیں بلایا جائے تو تم دوڑتے ہوئے تیزی کے ساتھ جمعہ کے لئے حاضر ہو جایا کرو۔ یہ جمعہ ظاہری جمعہ بھی ہے جیسا کہ مَیں نے بیان کیا اور تقرب الی الامام کا مضمون بھی اس میں شامل ہے جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ہمارے سامنے کھولا۔ اُحْضُرُوا الْجُمُعَةَ وَادْنُوا مِنَ الْاِمَامِ۔ جمعہ میں حاضر ہوا کرو اور امام کا قرب اختیار کرو۔ یہ وہ مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یا امام مہدیؑ پر اپنی پوری شان کے ساتھ صادق آتا ہے اور آپ نے جو اذان دی ہے وہ سارے عالم کو اکٹھا کرنے کی اذان دی ہے اور اس کا ذکر احادیث میں آپ سُن چکے ہیں اور تفاسیر میں پڑھ چکے ہیں کہ کس طرح گذشتہ بزرگ اور ائمہ اور اہلِ فلسفہ اس مضمون کو اچھی طرح سمجھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقعہ پر لکھا کہ ایک بھی مفسر نہیں ہے جس نے اس بات سے اختلاف کیا ہو یا جس نے یہ بیان نہ کیا ہو۔ جہاں تک تفصیل سے جائزہ لینے کا تعلق ہے مجھے تو اس کا موقعہ نہیں ملا لیکن اگر کسی مفسر نے ذکر نہ بھی کیا ہو اور غیر احمدیوں

مولویوں کی عادت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اِس قسم کے دعاوی پر وہ کوشش کرتے ہیں تلاش کرتے ہیں کہ کسی ایک مفسر کو جو چاہے کیسی بھی ثانوی حیثیت رکھتا ہو تلاش کر کے اس کی کتاب نکال کر دکھائیں کہ اس میں تو ذکر نہیں ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عارفانہ کلام کو سمجھتے ہی نہیں ہیں اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے کلام کو سمجھتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ یہ ذکر عام ہوا اور اگر کسی ایک بھی مفسر کو اس سے اختلاف ہوتا اور وہ اتفاق نہ کرتا تو ضرور وہ اس بات کا اظہار کرتا۔ اسی لئے شروع میں مَیں نے ان معنوں میں یہ دعویٰ کیا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس دعوی کو مَیں انہی معنوں میں ہمیشہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی مراد یہ ہے کہ بڑے بڑے مفسرین نے کھول کھول کر آئندہ زمانہ کے غلبۂ اسلام اور بنی نوع انسان کے ایک ہاتھ پر جمع ہو جانے کو مسیح موعودؑ کے دور سے وابستہ فرمایا اور امام مہدیؑ کے دور سے وابستہ فرمایا اور جنہوں نے یہ ذکر نہیں کیا انہوں نے خاموشی کے ساتھ اس بات پر صاد کر دیا کہ ان کو بھی اس مضمون سے اتفاق ہے۔

پس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں آپ کی آواز پر لبیک کہنا آپ کے قریب ہونے کی کوشش کرنا۔ یہی مضمون ہے کوئی باہر کا مضمون نہیں چنانچہ اس مضمون پر مزید روشنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی ایک اور حدیث سے پڑتی ہے آپ نے فرمایا کہ جب تمہیں پتہ چلے کہ امام مہدیؑ ظاہر ہوا ہے۔ امام مہدیؑ نے کسی جگہ اپنے آنے کا اعلان کیا ہے تو اس کی طرف جاؤ خواہ تمہیں برف کے تودوں پر سے گھٹنوں کے بل چل کر بھی اس تک پہنچنا پڑے۔ یہ وہی اذان کا جواب ہے جو مَیں بیان کر رہا ہوں کہ سورۂ جمعہ میں ذکر ہے اور امام مہدی کی اذان سے اس کا تعلق ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اپنی طرف سے تو کوئی بات نہیں فرمایا کرتے تھے۔ وحی پر مبنی باتیں تھیں اور قرآنی مضامین کو سمجھ کر انہی مضامین کو اپنے الفاظ میں بیان فرماتے تھے۔ فرمایا کہ اگر تم سنو کہ امام مہدیؑ ظاہر ہو گیا ہے تو خواہ برف کے تودوں پر یعنی گلیشیئرز پر سے گھٹنوں کے بل بھی چل کر جانا پڑے تو اس تک پہنچو اور پہنچ کر کیا کرو۔ ایک حدیث میں آتا ہے اسے میرا سلام کہو۔

اللہ تعالےٰ کی عجیب شان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو اپنے عاشقوں کا کتنا خیال ہے کہ آخر تک کے تمام زمانے پر نظر ڈال کر ایک ایسا عاشق نظر آیا جس کے متعلق آپ کا دل یقین کے ساتھ گواہی دے رہا تھا کہ ایسا عشق مجھ سے اور کوئی نہیں کریگا اور اس کے جواب میں اس کو بتانے کی خاطر کہ میری تیرے دل پر نظر ہے۔ خدا نے مجھے تیری کیفیات سے آگاہ فرما دیا ہے یہ حکم دیا کہ جو کوئی بھی اس آواز کو سُنے وہ برف کے تودوں پر سے بھی گھٹنوں کے بل چلے اور وہاں پہنچے اور امام مہدیؑ کو میرا سلام کہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب لدھیانہ میں تشریف لے گئے اور وہاں غیروں نے اکٹھے ہو کر ایک شور کیا اور بڑے گندے رنگ میں بہت مخالفت کا اظہار کیا تو اس وقت چھوٹی کے ایک مولوی جن پر اُن کی نظر تھی کہ یہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نعوذ باللہ مغلوب کر سکتے ہیں اُن کو اوپر بھیجا گیا اور ان کی یہ کیفیت تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھتے ہی اُن کے دل نے یہ گواہی دی کہ یہ سچا ہے۔ کوئی کج بحثی کی بجائے مخالفت کی بات کرنے کی بجائے آپ نے کھڑے ہو کر ایک مختصر تقریر کی اور کہا کہ مَیں آج محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا سلام آپ کو پہنچاتا ہوں کیونکہ آپ ہی سچے مہدیؑ ہیں۔ آپ ہی کے متعلق ہمیں علم ملا ہے۔ پس وہ قرب جس کا اس حدیث میں ذکر ہے اسی قرب کا سورۂ جمعہ میں بھی ذکر ہے اور اس اعلان کا سورۂ جمعہ میں ذکر ہے اور اس آواز پر کیسے لبیک کہنا ہے اس کا اِن کھلی کھلی احادیث میں ذکر ہے۔

پس جماعت احمدیہ کو جمعہ کے ساتھ بہت گہری وابستگی ہے اور جمعہ کے عظیم معنوں میں جمعہ کے ساتھ ایک ایسا تعلق قائم ہوا ہے جو دُنیا کی کسی جماعت کو کبھی اس طرح نصیب نہیں ہوا۔ پس جمعہ کے ساتھ جیسا کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہہ کر تعلق جوڑا ہے اسی طرح اس جمعہ سے بھی تعلق جوڑیں کیونکہ یہ جمعہ اور مسیح موعودؑ کو الگ الگ نہیں کیا جا سکتا۔ آپ کا نام جمعہ رکھا گیا۔ اس لئے لازم ہے کہ ہم اس جمعہ کی ظاہری تقریب کو بھی ایک تقدس کا مقام دیں۔ ایک محبت کا مقام دیں۔ ایک عزت اور احترام کا مقام دیں۔ آپ بھی اس کے ساتھ وابستہ ہوں۔ اپنی اولادوں کو بھی اس کے ساتھ وابستہ کریں اور اب جبکہ خدا تعالےٰ نے یورپ کے برّ اعظم کے ساتھ یہ احسان کا سلوک

[1] سورۃ الانفال: آیت ۴۶؛ سورۃ الجمعۃ: آیت ۱۱

فرمایا ہے اور اس احسان کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ کی ہجرت کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔ جس علاقے نے خدا تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرنے والے کو پناہ دی ہو اس علاقے کے مقدر میں کچھ برکتیں لکھی جاتی ہیں۔ کچھ سعادتیں اس کو نصیب ہوتی ہیں۔ پس یہ سعادت بے وجہ نہیں ہے۔ انگلستان نے اس ہجرت میں جماعت احمدیہ کے مرکز کو پناہ دی ہے اور یہ مقدر تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کشفی طور پر اپنے نام کو آدھا عربی رسم الخط میں اور آدھا انگریزی رسم الخط میں لکھا ہوا دیکھا۔ یہ ایک پیشگوئی تھی کہ کسی وقت آپ کا ایک خلیفہ کچھ عمر مشرق میں بسر کرنے کے بعد وہاں کے مرکز سے تعلق رکھتے ہوئے کچھ عمر کا حصہ مغرب میں بسر کریگا۔ یہ (عرصہ) کتنا لمبا ہوگا۔ یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ مگر یہ پیشگوئی یقینی طور پر بتا رہی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسی خلیفہ کو آپ کی نمائندگی میں ہجرت کرنی ہوگی اور انگلستان میں اس کو پناہ دی جائے گی ورنہ مسیح موعودؑ کا آدھا نام انگریزی میں لکھنے کا کوئی اور مفہوم سمجھ نہیں آسکتا۔ پس یہ وہی برکت ہے یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ کو پناہ دینے کی برکت جس کو خدا تعالیٰ نے مختلف رنگ میں مغرب کی جماعتوں کے لئے ظاہر فرمایا ہوا ہے اور فرماتا چلا جا رہا ہے انگلستان اس بر اعظم کا حصہ ہے۔ یہ برکتیں اس سارے بر اعظم پر پھیل رہی ہیں۔ اور آج کا مبارک جمعہ جس نے یہ تقریب پیدا کر دی کہ ایک وسیع بر اعظم میں دور دراز کے لوگ عملاً امام وقت کے خطبہ کو سن بھی سکیں اور دیکھ بھی سکیں اور ایک گونہ بالمشافہ شمولیت کا احساس اور لطف حاصل کر سکیں۔ یہ بھی ہجرت کی برکتوں میں سے ایک برکت ہے جس کو خدا تعالیٰ نے یورپ کو عطا فرمایا۔

جمعیت کا جو یہ آغاز ہوا ہے اس میں چونکہ جمعہ کا بہت گہرا تعلق ہے اور یہ تعلق میں بار بار بیان کر چکا ہوں اس لئے میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ جماعت اس سے حتی المقدور استفادہ کرے۔ جہاں جہاں ممکن ہو وہاں باقاعدہ مراکز مقرر کئے جائیں۔ امام مقرر کئے جائیں۔ ان کی متابعت میں یہ خطبہ سننے کے بعد جو پیشگوئی کے رنگ میں پورا ہو رہا ہے اس لئے ہرگز اسے ناجائز نہیں قرار دیا جا سکتا کہ اس خطبہ کو کوئی اہمیت نہ دی جائے کیونکہ یہ واقعہ اور یہ نظام عظیم الشان پیشگوئیوں کا مصداق ہے کہ امام جماعت احمدیہ کا خطبہ براہ راست دور دراز علاقوں میں سنا بھی جا سکتا ہے اور دیکھا بھی جا سکتا ہے۔ پس میں سمجھتا ہوں کہ ایسا نظام قائم ہونا چاہیئے کہ یہ خطبہ اگر باقاعدہ جمعہ کا وقت ہو تو اس رنگ میں سنا جائے کہ باقاعدہ مراکز قائم ہوں وہاں ائمہ مقرر ہوں اور وہاں یہ خطبہ سننے کے بعد پھر سنت کی ادائیگی کے رنگ میں ایک مختصر خطبہ امام وہیں سے عربی کا مسنونہ خطبہ پڑھ سکتا ہے اور ایسی ضروری باتیں جو مقامی حالات کے مطابق کہنی ہیں مختصراً کہہ دے اور پھر جمعہ کی باجماعت نماز کروائے۔ اس رنگ میں اس خطبہ کا ان کے مقامی جمعوں کے ساتھ امتزاج ہو سکتا ہے لیکن پورا جمعہ میرے ساتھ وہاں نہیں پڑھا جا سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ امام کا آگے ہونا اور اور بھی بہت سی ظاہری شرطیں ہیں جن کا پورا ہونا ضروری ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ یہ جائز ہوگا کہ جمعہ کی نماز میں وہ میرے ساتھ شامل ہو کر یہ سمجھیں کہ ان کی باقاعدہ جمعہ کی نماز ہو گئی ہے۔ اس لئے میں تاکیداً یہ کہتا ہوں کہ خطبہ سنیں۔ اس سے استفادہ کریں۔ اس کے بعد مختصر خطبہ مسنونہ یا کچھ زائد دے کر پھر اپنی نماز جمعہ پڑھا جائیں اس طرح انشاء اللہ تعالیٰ ایک بہت ہی بابرکت نظام قائم ہو جائیگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی مقرر کردہ راہوں پر چلتے ہوئے اس زمانہ کی برکتیں بھی حاصل کر رہا ہوگا۔

اس کے علاوہ گھروں میں جو خواتین ہیں اور بچے ہیں ان کیلئے بھی میں نصیحت کرتا ہوں اور یہ تاکید ہے کہ جس جس کو استطاعت ہے اگر ایک گھر کو استطاعت ہے تو وہ خود اپنے لئے یہ ڈش خریدے جس کے ذریعہ یہ خطبہ سنا اور دیکھا جا سکتا ہے اور اگر ایک گھر میں استطاعت نہ ہو تو محلے کے دو چار گھر مل کر خواہ جمعہ وہاں باقاعدہ ادا ہو یا نہ ہو کوشش کریں کہ وہ خود بھی شامل ہوں اور اپنے بچوں کو بھی شامل کریں۔ چھوٹی عمر کے بچوں کو بھی ساتھ شامل کرنا چاہیئے کیونکہ یہ انسانی فطرت ہے کہ بچپن میں انسان جو چیزیں دیکھتا اور سنتا ہے ان کا بہت گہرا اثر دل پر پڑتا ہے اور ہمیشہ کیلئے وہ انمٹ نقوش بن جاتا ہے۔ وہ نقوش دل پر بھی قائم ہو جاتے ہیں اور دماغ پر بھی قائم ہوتے ہیں۔ مجھے یاد ہے

جب میں قادیان کی گلیوں میں پھرتا تھا

تو سب سے زیادہ پرانے زمانے یاد آتے تھے وہ صحابہؓ یاد آتے تھے جو وہاں گزرا کرتے تھے۔ ہم انکو پہلے سلام کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ اکثر وہ ہم سے پہل کر جاتے تھے گلیوں میں اتنی کثرت سے صحابہؓ پھرتے ہوئے نظر آتے تھے۔ وہ فقیر درویش جو وہاں تھڑوں پر بیٹھا کرتے تھے ان کے اندر بھی ایسا تقدس تھا کہ بچپن کی وہ یادیں انمٹ نقوش بن چکی ہیں اور قادیان کی گلیوں میں پھرتے ہوئے ظاہری طور پر دفتر لنگر نئی عمارتیں دیکھ رہا ہوتا تھا لیکن دل اور دماغ ان پرانی یادوں میں بھی محو ہوتا تھا اور ان نظاروں کو دوبارہ نظر کے سامنے لے آتا تھا تو اس لئے بچپن میں اگر اس قسم کی تقریبات میں شمولیت کی توفیق مل جائے تو اس سے جماعت کے ساتھ ایک گہری وابستگی ہو جاتی ہے اور خلافت کے نظام کے ساتھ ہو جاتی ہے۔ بچوں کیلئے بھی ایک بہت ہی خوبصورت موقعہ ہے۔ ان کو ایک دلکش سعادت مل رہی ہے کہ وہ بھی گھر بیٹھے اپنے ماں باپ کے ساتھ یہ چیزیں دیکھیں ان کو پھر خدا خود یہ توفیق دے گا کہ وہ موازنہ کریں گے کہ یہ کس قسم کی ٹیلی ویژن کا نظارہ تھا اور وہ جو عام دنیا کے ٹیلی ویژن نظر پر دیکھتے ہیں وہ کس قسم کے نظارے ہوتے ہیں اور دل لازماً رفتہ رفتہ ان چیزوں کی طرف کھینچتے چلے جائیں گے کیونکہ نیکی کو اللہ تعالیٰ نے ایک طاقت عطا فرمائی ہے جو کوئی اور چھین نہیں سکتا۔

ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔ اس میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متعلق بتایا کہ آپ کو ہم نے منبر پر یہ خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ لوگوں کے جمعہ ترک کرنے کی وجہ سے وہ اس حال کو پہنچ جائیں گے کہ اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا اور پھر وہ غافلوں میں جا شامل ہوں گے۔[1]

پس خدا کرے کہ ہمیں توفیق ملے کہ جمعہ کی عظمت کو قائم کریں اور ایک بھی احمدی ایسا نہ ہو کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اس انذار کا مصداق بنے اور خدا کرے کہ باقی دنیا میں بھی رفتہ رفتہ اسی طرح یہ رابطے قائم اور مضبوط ہوں اور گھر گھر میں جمعہ کی برکتیں پہنچیں۔

اس کا تبلیغ عالم کے ساتھ جو گہرا تعلق ہے اس سلسلہ میں کچھ خطبات میں پہلے دے چکا ہوں اور انشاء اللہ آئندہ بھی جب توفیق ملے گی میں مزید بیان کروں گا کیونکہ جمعہ کا ایک تقاضا یہ ہے کہ سارے عالم کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کیا جائے۔ جو مقدر ہے وہ تو ہے ہی لیکن اس مقدر کا ہماری تدبیروں سے ایک گہرا تعلق ہے۔ اور جس احمدی نسل کو زیادہ قوت اور خلوص کے ساتھ اور زیادہ حکمت کے ساتھ وہ تدبیریں سوچنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق ملے گی روحانی پھل انہی کے مقدر میں ہوگا۔ وہ سارے وعدے انہی کے حق میں پورے ہوں گے۔ خدا کرے کہ ہماری یہ نسل وہ نسل نکلے جس کو خدا کے فضل کے ساتھ یہ توفیق ملے کہ قرآن کریم میں مندرج جمعہ سے متعلق پیشگوئیاں اور احادیث میں درج شدہ جمعہ سے متعلق پیشگوئیاں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ظاہر فرمائی گئیں جمعہ سے متعلق پیشگوئیاں تمام تر ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اور یہ نسل مبارک اور غیر معمولی سعادتوں والی وہ نسل ثابت ہو جو خود خدا کے ساتھ گہرا تعلق قائم رکھتے ہوئے یہ عظیم الشان فیض حاصل کرے اور پھر ہمارے ہاتھوں سے ساری دنیا کو یہ فیض نصیب ہو۔ ہم وہ کوثر بن جائیں جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی کوثر ہے جس کا فیض کبھی ختم نہیں ہوتا اور تمام دنیا میں اس کے فیض پھیلانے کے لئے آج ہمیں چنا گیا ہے۔ خدا کرے کہ ہم اس منصب کے اہل ثابت ہوں۔

---

[1] صحیح مسلم۔ کتاب الجمعۃ۔ باب التغلیظ فی ترک الجمعۃ و سنن النسائی۔ کتاب الجمعۃ باب التشدید فی التخلف عن الجمعۃ

اُمراء و صدر صاحبان متوجہ ہوں

امسال جلسہ سالانہ انگلستان مورخہ ۳۱ر جولائی یکم اگست اور ۲ر اگست ۱۹۹۲ء کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) سرے میں منعقد ہو رہا ہے۔ جماعتہائے احمدیہ بھارت سے شمولیت کی خواہش رکھنے والے احباب اپنے نام ولدیت، پتہ، پاسپورٹ نمبر اپنی تصدیق کیساتھ جلد بھجوائیں تاکہ سپانسرشپ بھجوائے جاسکیں۔ اس جلسہ کی کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ ناظر امور عامہ قادیان

قرار داد ہائے تعزیت

بر وفات حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

1- مجلس انصار اللہ بھارت قادیان

مورخہ 3 اپریل کی صبح لندن سے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی کہ محترمہ حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رات بارہ 12 بجے کے بعد رحلت فرما گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترمہ حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کی پوتی اور محترم حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی تھیں۔ 1957ء میں آپ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی زوجیت میں آئیں۔ اور خلافت سے پہلے بھی اور خلافت کے بعد بھی آپ حضور انور کی خدمات دینیہ میں ممد اور معاون رہیں۔ طبیعت میں تواضع اور انکساری تھی۔ نہایت ہی صابر و شاکر اور اللہ تعالیٰ پر پورا توکل کرنے والی باہمت و حوصلہ خاتون تھیں۔

آپ کے اندوہناک سانحہ ارتحال سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور عالمگیر جماعت احمدیہ میں ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ جسے پر کرنا محال ہے۔ ہم اپنے رب کی تقدیر پر راضی رہتے ہوئے اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نیز حضرت سیدہ اُم متین صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی حضور کی چاروں صاحبزادیوں اور دونوں دامادوں نیز خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ افراد کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت بیگم صاحبہ مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ اپنے قرب خاص میں جگہ دے اور ہمارے پیارے امام اور حضور کی صاحبزادیوں اور تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام نیز ساری عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد کو صبر جمیل کی توفیق دے اور حضرت بیگم صاحبہ مرحومہ کے انتقال پر ملال کی وجہ سے جماعت میں جو خلا پیدا ہو گیا ہے اس کو اپنی برکتوں اور رحمتوں سے پورا فرمائے۔ آمین ثم آمین

ممبران اراکین مجلس انصار اللہ بھارت۔ قادیان۔

(2)۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے دکھ اور غم کا اظہار کرتی ہے حضرت سیدہ ممدوحہ کی تشویشناک علالت اور آپ کی ناگہانی وفات سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو افراد خاندان حضرت مسیح موعودؑ اور تمام جماعت کو ایک عظیم صدمہ پہنچا ہے باوجود ان تمام باتوں کے بالآخر یہی کہنا پڑتا ہے۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا ۔ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں اپنے مقام قرب سے نوازے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهَا وَ وَسِّعْ مَدْخَلَهَا وَاَكْرِمْ نُزُلَهَا۔

حضرت سیدہ ممدوحہ قادیان دارالامان میں پیدا ہوئیں 1947ء میں ہجرت کر کے ربوہ تشریف لے گئیں اور پھر 1984ء میں اپنے عظیم خاوند کے ہمراہ ربوہ سے لندن ہجرت فرمائی۔ تقریباً آٹھ سال ہجرت کا یہ عرصہ نہایت صبر و شکر اور اپنی مفوضہ ذمہ داریوں کو بجا لاتے ہوئے آپ نے گزارا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تبلیغی و تربیتی دوروں کے دوران آپ نے مستورات کی تربیت کی عظیم ذمہ داری ادا کی۔ ایک خلیفہ کی بیوی ہونے کے لحاظ سے آپ حضرت امیر المومنین کی دست راست اور معاون خاص کی حیثیت رکھتی تھیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت حضرت سیدہ ممدوحہ کے انتقال پر ملال پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ محترمہ صاحبزادی شوکت جہاں صاحبہ و محترم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب۔ محترمہ صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ و محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب۔ محترمہ صاحبزادی یاسمین رحمٰن مونا صاحبہ و محترمہ صاحبزادی عطیۃ المجیب طوبیٰ صاحبہ اور تمام خاندان حضرت مسیح موعودؑ سے اس افسوسناک سانحہ ارتحال پر گہرے دکھ اور دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے بارگاہ رب العزت میں حضرت سیدہ ممدوحہ موصوفہ کے رفع درجات کیلئے دعا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر و سکون عطا کرے۔ آمین۔

اراکین مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت

(3)۔ جماعت احمدیہ لاہور

آج مورخہ ۴ اپریل ۱۹۹۲ء بروز جمعۃ المبارک، دار الذکر میں منعقدہ جماعت احمدیہ لاہور کا یہ غیر معمولی تعزیتی اجلاس اپنے امام ہمام حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے دکھ اور دلی غم و اندوہ کا اظہار کرتا ہے جو آسمانی بلاوے پر ۲ اور ۳ اپریل ۱۹۹۲ء کی درمیانی رات کو لندن میں (لندن کے وقت کے مطابق بارہ بجکر تین منٹ پر اور پاکستان کے وقت کے مطابق چار بجکر تین منٹ پر) اپنے خالق حقیقی کے حضور پہنچ گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس صدمۂ جانکاہ پر آنکھیں اشکبار۔ دل سوگوار اور روحیں بے قرار ہیں۔ تاہم حضرت مسیح موعودؑ کے اس ارشاد کے مطابق کہ

؎ بلانے والا ہے سب سے پیارا ۔ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر۔

ہم انتہائی صبر و شکر کے ساتھ اپنے رب کی رضا اور تقدیر کو قبول کرتے ہیں اور اُسی کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہی جو ہم سب کا ہر حال میں سہارا ہو، سیدہ مرحومہ کے درجات کو بلند کرے۔ انہیں اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور اس کی رحمت، رأفت اور شفقت ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دلی دکھ کا مداوا بن جائے۔ نیز مرحومہ کی چاروں صاحبزادیوں اور خاندان مسیح موعودؑ کے تمام افراد کو اپنی رضا و خوشنودی کے مطابق اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ آصفہ بیگم مرحومہ، قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد نور اللہ مرقدہ کی نواسی اور حضرت صاحبزادہ مرزا سلطان احمد صاحب کی پوتی تھیں۔ یہ اجلاس ان دونوں خاندانوں کے تمام ارکان سے بھی دلی تعزیت کرتے ہوئے اپنے رب جلیل سے التجا کرتا ہے کہ وہ انہیں اپنی اس تقدیر کو صبر جمیل سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کو جو محبت اپنی جماعت سے ہے اور جماعت کو جو محبت، وارفتگی اور دلی عقیدت اپنے امام کے ساتھ ہے۔ لاریب اس رشتہ کے استحکام میں بھی مرحومہ کا حصہ ہے۔ جن کی مخلصانہ و ذمہ دارانہ رفاقت نے امور جماعت کی تکمیل میں ہر طرح ممد ہو کر اس دو طرفہ محبت میں لحہ بہ لحہ اضافہ کو ممکن بنایا۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بال بال مغفرت فرمائے انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور غم و اندوہ کی اس گھڑی میں ہمارے آقا کا حامی و ناصر ہو۔ آمین ثم آمین۔

مرحومہ سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ طبعاً بڑی سادہ کم آمیز اور کم گو تھیں۔ لیکن اپنے شوہر نامدار کے جماعت کا امام منتخب ہونے پر بفضلہ تعالیٰ انہوں نے اپنے طبعی میلانات اور فکر و نظر میں ایسی تبدیلیاں پیدا کیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی نئی اور ہمہ گیر ذمہ داریوں کی انجام دہی میں حتی المقدور ہاتھ بٹایا اور سفر و حضر میں ساتھ رہ کر جگہ جگہ، ملکوں ملکوں تقریریں کیں اور گزشتہ دس سالوں میں دنیا بھر کے ممالک میں واقع جماعت ہائے احمدیہ کا دورہ کیا۔ دسمبر 1991ء میں "صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان" میں شرکت کے لئے سفر جس سلسلہ کی آخری کڑی تھا۔ اللہ ہم سب کو اپنی پناہ میں رکھے کہ اُسی کا فضل ہمارا آخری سہارا اور پناہ گاہ ہے۔

جماعت احمدیہ لاہور

(4) جماعت احمدیہ عثمان آباد

ہم تمام ارکان جماعت احمدیہ عثمان آباد مہاراشٹر بھارت، احباب و مستورات حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضرت امیر المومنین سیدنا مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع کے سانحہ ارتحال پر اپنے گہرے رنج اور غم کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سیدہ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں بلند مقام عطا فرمائے اور مرحومہ کی مغفرت اور بخشش فرمائے۔ آمین۔ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرنے کی طاقت عطا فرمائے نیز صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

سیدہ موصوفہ جماعت احمدیہ کے لئے نہایت ہی بزرگ وجود تھیں، مرحومہ نیک صالحہ اور بہت ہی دعاگو ہونے کے ساتھ ساتھ حضرت امیر المومنین کے امور خلافت میں ہمیشہ حضور کی مددگار اور معاون رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وفات سے قبل اپنے فضل سے مرحومہ کی دیرینہ خواہش کو پورا کرتے ہوئے مراجعت قادیان کا شرف عطا فرمایا اور جماعت کے تاریخ ساز اور تاریخی صد سالہ جلسہ سالانہ میں آپ کو حضور کے ہمراہ شرکت کرنے کی توفیق بخشی۔

آپ کا انتقال خاندان حضرت مسیح موعودؑ کیلئے ایک عظیم غم ہے۔ ہم خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد کے غم میں بالعموم اور سیدہ موصوفہ کی بچیوں اور حضور انور کے غم میں بالخصوص برابر کے شریک ہیں اور اپنی دلی تعزیت پیش کرتے ہیں۔

بعد نماز عید الفطر نماز جنازہ غائب ادا کی گئی۔

جماعت احمدیہ عثمان آباد

مطالعہ کتب مسیح موعودؑ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ علم و ایمان میں زیادتی کا موجب ہوتا ہے لہذا خدام "مطالعہ کتب" کے تحت مئی، جون میں "اسلامی اصول کی فلاسفی" نصف ثانی کا مطالعہ کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

وصایا

> نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اطلاع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۴۹۱۴:۔ میں حیات النساء زوجہ محمد یاسین صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال تاریخ بیعت 7/11/88 ساکن 40/131 توپ خانہ بازار ڈاکخانہ کانپور ضلع کانپور صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 15/3/91 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اسوقت میری کل جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ غیر منقولہ جائیداد اس وقت میری کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

1۔ زیور طلائی جھومر ایک عدد ٹاپس کی جوڑی ایک عدد کل وزن 55 گرام موجودہ قیمت بحساب -/3500 روپے فی دس گرام	-/19250
2۔ ایک عدد سلائی مشین پرانی قیمتی	-/400
3۔ حق مہر بجانب شوہر	-/1100
4۔ تانبے کے برتن 37 کلو بحساب -/85 روپے فی کلو	-/3145
میزان کل	-/23895

میں مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں مجھے اپنے خاوند کیطرف سے بطور جیب خرچ مبلغ دو ہزار روپے سالانہ ملتے ہیں میں اپنی سالانہ آمد کے 1/10 حصہ کو تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ اگر اسکے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہونگی اور اسپر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

محمد یسین خاوند موصیہ — حیات النساء — محمد ظفر عالم سولیجہ

وصیت نمبر ۱۴۹۱۵:۔ میں زینب بی بی بیوہ سراج دین صاحب مرحوم قوم مہر پیشہ زمینداری عمر 60 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سنگیوٹ ڈاکخانہ سنگیوٹ ضلع پونچھ صوبہ جموں۔

بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 11/3/91 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اسوقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ (1) مہر -/51 روپیہ (2) زمین 10 کنال قیمت -/4000 روپیہ (3) ایک گائے -/1500 روپے (4) مکان ایک کمرہ قیمت -/1000 روپیہ کل میزان -/6551 روپے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اسکے علاوہ مندرجہ بالا زمین سے مجھے سالانہ -/500 روپے آمد ہوتی ہے۔ میں اپنی آمد کے 1/10 حصہ کو تازیست (جو بھی ہوگی) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ اگر اسکے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہونگی اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

رفیق احمد فرزند موصیہ — زینب بی بی — محمد صادق ساجد

وصیت نمبر ۱۴۹۱۶:۔ میں امیرن بی بی بیوہ مکرم لطیف الرحمٰن خان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔

بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 19/12/91 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اسوقت میری منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ زرعی زمین واقع موضع دہیا سنگھو پرشاد 25 گونٹھ جو کہ شوہر محترم نے خاوند کے عوض میں خاکسار کے نام کر دی ہے۔ جسکی موجودہ قیمت فی گونٹھ -/500 روپے کے حساب سے 25 گونٹھ -/12500 روپے ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔

میں مندرجہ بالا جائیداد کی 1/10 حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اسکے علاوہ مجھے مندرجہ بالا زرعی زمین سے سالانہ مبلغ -/240 روپے کا دھان کی آمدنی ہوتی ہے۔ نیز مجھے مبلغ -/400 روپے ماہانہ پنشن ملتی ہے۔ میں اپنی مندرجہ بالا آمد کے 1/10 حصہ کو (جو بھی ہوگی) تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔

اگر اسکے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہونگی اور اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

ذوالفقار علی خان — امیرن بی بی — شمس الحق خان معلم وقف جدید۔

وصیت نمبر ۱۴۹۱۷:۔ میں سید کلیم الدین ولد سید ناصر الدین احمد صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر 29 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 23/12/91 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اسوقت میری ذاتی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں۔ اس وقت مجھے ماہوار مبلغ -/805 روپے تنخواہ ملتی ہے۔ میں اسکے 1/10 حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ اگر اپنی زندگی میں کوئی بھی جائیداد اور آمد پیدا کروں گا تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہونگا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — العبد — گواہ شد

سید صباح الدین — سید کلیم الدین احمد — سید قیام الدین برق مبلغ سلسلہ عالیہ۔

وصیت نمبر ۱۴۹۲۵:۔ میں رقیہ بانو زوجہ عاصفۃ اللہ خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ۔

بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 11/8/91 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اسوقت میری منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) حق مہر	-/10500 روپے
(2) سونا بصورت زیورات 9 تولہ	-/40500 روپے
(3) چاندی 5 تولہ	-/350 روپے
کل میزان	51350 روپے

میں مندرجہ بالا جائیداد کے 1/10 حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ پچاس روپے ماہوار جیب خرچ ملتے ہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد کے 1/10 حصہ کو (جو بھی ہوگی) تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ اگر اس کے بعد میں کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتی رہونگی۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

علی اللہ خان — رقیہ بانو — شمس الحق خان

اعلاناتِ نکاح

مورخہ ۲۸ دسمبر ۹۱ء کو اختتامی اجلاس کے معاً بعد جلسہ گاہ میں ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے مندرجہ ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ آخر پر جب دعا کرائی تو از راہِ شفقت حضور انور نے تشریف لاکر دعا میں شمولیت فرمائی۔ رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (ادارہ)

---

(۱) مسماۃ امۃ الحی نگہت بنت مکرم ملک محمد اعظم صاحب ربوہ کا نکاح عزیزم قمر احمد عاجز ابن مکرم عبدالحمید صاحب ساکن ربوہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر۔

(۲) مسماۃ آصفہ بشیر بنت مکرم بشیر احمد صاحب ریحان مرحوم ساکن ربوہ کا نکاح عزیزم عامر ارشاد قریشی ابن مکرم ارشاد احمد شکیب صاحب ساکن ربوہ کے ساتھ بارہ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۳) مسماۃ اسماء عفت بنت مکرم نصر اللہ خان ناصر صاحب ساکن ربوہ کا نکاح عزیزم بشیر احمد ابن مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ساکن گلشن اقبال کراچی کے ساتھ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر۔

(۴) مسماۃ شازیہ منور بنت مکرم منور احمد صاحب ساکن اوکاڑا (پاکستان) کا نکاح مکرم غلام مرتضیٰ صاحب ابن مکرم میاں غلام مصطفیٰ صاحب ساکن ربوہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر۔

(۵) ۔ فوزیہ تسنیم صاحبہ بنت مکرم بشیر الشمس صاحب ساکن ربوہ کا نکاح مکرم حافظ فضل ربی صاحب ابن مکرم بشیر احمد صاحب ساکن لاہور کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر۔

(۶) ۔ ناہید مبارک صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب ساکن بہاولپور (پاکستان) کا نکاح مکرم شیخ احمد صاحب ابن مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ساکن ربوہ کے ساتھ چوّن ہزار روپے حق مہر پر۔

(۷) ۔ امۃ الرؤف صاحبہ بنت مکرم شیخ عبدالقدیر صاحب ساکن قادیان کا نکاح مکرم عبدالقادر صاحب ابن مکرم محمد عالم صاحب ساکن بشیر آباد۔ حیدرآباد سندھ کے ساتھ مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر۔

(۸) ۔ نعمی خان صاحبہ بنت مکرم میاں محمد خان صاحب ساکن وزیر آباد (پاکستان) کا نکاح مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب ابن مکرم خواجہ غلام مصطفیٰ صاحب ساکن بدوملہی (پاکستان) کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر۔

(۹) ۔ فائزہ ثناء قریشی بنت مکرم قریشی مظفر احمد صاحب ساکن ربوہ کا نکاح مکرم فضل الرحمٰن ناصر صاحب ابن مکرم محمد الطاف خان صاحب ساکن ربوہ کے ساتھ مبلغ آٹھ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۱۰) ۔ نور افشاں صاحبہ بنت مکرم مرزا محمود صاحب برلاس ساکن لاہور کینٹ کا نکاح مکرم محمد احمد صاحب ابن مکرم کرنل بشارت احمد صاحب ساکن لاہور کینٹ کے ساتھ مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر۔

(۱۱) ۔ شازیہ نورین صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر ظہور احمد صاحب بھٹی ساکن ربوہ کا نکاح مکرم محمد طاہر ندیم صاحب ابن مکرم رشید احمد صاحب شاہد ربوہ کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۱۲) ۔ امۃ الحبیب صاحبہ بنت مکرم داؤد احمد صاحب مرحوم ساکن مہدی محلہ گوجرہ (پاکستان) کا نکاح مکرم محمد افضل حفیظ صاحب ابن مکرم حافظ محمد اکرم حفیظ صاحب ساکن فیصل آباد (پاکستان) کے ساتھ دس ہزار روپے حق مہر پر۔

(۱۳) ۔ شمیم اختر صاحبہ بنت مکرم عبدالسلام صاحب سیفیل مرحوم ساکن یادگیر (صوبہ کرناٹک) کا نکاح مکرم زبیر احمد صاحب شحنہ ابن مکرم فیض احمد صاحب شحنہ مرحوم یادگیر کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۱۴) ۔ عطیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالرحیم صاحب کرنولی مرحوم ساکن یادگیر کا نکاح مکرم نسیم احمد قریشی صاحب ابن مکرم کریم بخش صاحب مرحوم ساکن کراچی (پاکستان) کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر۔

(۱۵) ۔ عائشہ بیگم صاحبہ بنت مکرم عبدالحی صاحب اناڑجی ساکن یادگیر کا نکاح مکرم رفیق اللہ خان صاحب ابن مکرم عبدالعزیز خان صاحب ساکن یادگیر کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار پانچ صد اکاون روپے حق مہر پر۔

(۱۶) ۔ وحیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب ڈنڈوتی ساکن یادگیر کا نکاح مکرم نثار احمد صاحب ابن مکرم محمد عثمان صاحب جنگڑی ساکن یادگیر کے ساتھ مبلغ چار ہزار پانچ صد ایک روپیہ حق مہر پر۔

(۱۷) ۔ ناصرہ جبین صاحبہ بنت مکرم محمد عبدالسلیم صاحب سگری ساکن یادگیر کا نکاح مکرم محمد نور الدین صاحب ابن مکرم محمد عبدالحی صاحب ، ناڑجی ساکن یادگیر کے ساتھ مبلغ نو ہزار پانچ صد اکاون روپے حق مہر پر۔

(۱۸) ۔ راشدہ مسعود مرزا بنت مکرم مرزا مسعود احمد صاحب ساکن مالٹن (کینیڈا) کا نکاح مکرم مرزا انور احمد صاحب ابن مکرم مرزا منور احمد صاحب درویش قادیان کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر۔

(۱۹) خدیجہ بیگم بنت مکرم ذوالفقار احمد صاحب ساکن قادیان کا نکاح مکرم رفیق احمد جاوید صاحب ابن مکرم منیر احمد صاحب ساکن سکندر آباد کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۲۰) ۔ ممتاز یاسمین صاحبہ بنت مکرم محمد صلاح الدین صاحب ملک بہاری مرحوم ساکن قادیان کا نکاح مکرم سید راشد مجید صاحب ابن مکرم ڈاکٹر سید مجید عالم صاحب ساکن خانپور ملکی (بہار) کے ساتھ مبلغ گیارہ ہزار روپے حق مہر پر۔

پاکستانیوں کے لئے شراب ایک تحفہ — بقیہ صفحہ (۲)

(WHISKY ۔غیر ملکی انگوروں کی شراب) کی بوتل دو یا بنارسی پان۔ پاکستان میں شراب شریعت کے خلاف ہے۔ پر شریعت میں بغض و عناد و منافرت، بے ایمانی، سود اور عورت پر ظلم کرنا بھی ممنوع ہے۔" (ختم شد)

---

(۲۱) ۔ ناظمہ عالیہ بنت مکرم جی۔ ایم عنایت اللہ صاحب نسیم مرحوم ساکن بنگلور کا نکاح مکرم میر عبدالسبحان صاحب ابن مکرم جے۔ میر عطاء الرحمٰن صاحب ساکن شیموگہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر۔

(۲۲) ۔ سیدہ زینت النساء صاحبہ بنت مکرم سید الیاس احمد صاحب ساکن شیموگہ کا نکاح مکرم میر اکمل پاشا صاحب ابن مکرم جے۔ میر فضل الرحمٰن صاحب ساکن شیموگہ کے ساتھ مبلغ چار ہزار پانچ صد روپے حق مہر پر۔

(۲۳) ۔ امۃ الرقیب بنت مکرم عبدالحمید شریف احمد صاحب ساکن ساگر (کرناٹک) کا نکاح مکرم ایم رشید احمد صاحب ابن مکرم ایم نور احمد صاحب ساکن سوربا کے ساتھ مبلغ دس ہزار ایک صد ایک روپیہ حق مہر پر۔

(۲۴) ۔ انجم افشاں صاحبہ بنت مکرم محمد عبدالسمیع صاحب مرحوم ساکن شاہین نگر حیدرآباد (آندھرا) کا نکاح مکرم عبدالباسط صاحب ابن مکرم محمد محسن صاحب شحنہ مرحوم ساکن عادل آباد کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۲۵) ۔ نیلم سہگل صاحبہ بنت مکرم محمد مقبول احمد سہگل صاحب ساکن کلکتہ کا نکاح مکرم ندیم احمد سہگل صاحب ابن مکرم محمد شفیق صاحب سہگل ساکن کلکتہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر۔

(۲۶) ۔ نسرین جہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم بشیر الدین احمد خان صاحب ساکن حیدرآباد (آندھرا) کا نکاح مکرم ثاقب احمد صاحب ناگنڈ ابن مکرم محمد مبشر احمد صاحب ناگنڈ مرحوم ساکن تیاپور کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۲۷) ۔ سیدہ درخشاں احمد بنت مکرم سید اکرام الدین صاحب مرحوم ساکن دہلی کا نکاح مکرم محسن منظر صاحب ابن مکرم محمد الیاس صاحب ساکن قادیان کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر۔

(۲۸) ۔ ایس امۃ الرقیب صاحبہ بنت مکرم شریف احمد صاحب ساکن مدراس کا نکاح مکرم ایم۔ رحمت اللہ صاحب ابن مکرم محمد علی صاحب ساکن شنکرن کوئل (تامل ناڈو) کے ساتھ مبلغ بارہ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۲۹) ۔ ایم۔ زبیدہ بنت مکرم ایم۔ امبیا علی صاحب ساکن کوڈیاتھور (کیرلہ) کا نکاح مکرم ٹی۔ کے محمود احمد صاحب ابن مکرم ٹی۔ کے کنجالن کٹی صاحب ساکن کلنکلم (کیرلہ) کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۳۰) ۔ سی۔ جی۔ رقیہ بی بنت مکرم سی۔ پی کنجی کویا صاحب ساکن کلیپنی کا نکاح مکرم سی۔ این شاہ جہاں ابن مکرم ایم۔ کے محمد حنیفہ کویا صاحب ساکن کلیپنی (کیرلہ) کے ساتھ مبلغ سولہ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۳۱) ۔ فاطمہ صدیقہ صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب ساکن موگرال (کیرلہ) کا نکاح مکرم یو۔ ایچ عبداللطیف صاحب ابن مکرم ابوبکر صاحب ساکن موگرال کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر۔

(۳۲) ۔ ایم۔ کے سکینہ بنت سی ابن جبیر یا کویا صاحب ساکن کلیپنی کا نکاح مکرم کے۔ آئی عبدالستار صاحب ابن سی۔ جی محمد کویا صاحب ساکن کلیپنی کے ساتھ مبلغ گیارہ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۳۳) ۔ مبارکہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم عبدالستار خان صاحب مرحوم ساکن سورو (اڑیسہ) کا نکاح مکرم شیخ غیاث الدین صاحب ابن مکرم شیخ امیر الدین صاحب ساکن سورو کے ساتھ مبلغ چھ ہزار ایک روپیہ حق مہر پر۔

(۳۴) ۔ شمسورہ بیگم بنت مکرم جبار محمد صاحب مرحوم ساکن کیرنگ (اڑیسہ) کا نکاح مکرم خضر حیات صاحب ابن مکرم غنی اللہ خان صاحب ساکن کیرنگ کے ساتھ مبلغ پندرہ ہزار پچیس روپے حق مہر پر۔

(۳۵) ۔ سیدہ امۃ العلیٰ سنجیدہ بیگم بنت مکرم سید عبدالحنان صاحب ساکن سرونیا گاؤں (اڑیسہ) کا نکاح مکرم سید نعیم احمد صاحب ابن مکرم سلام الدین صاحب ساکن پٹھان محلہ سورو کے ساتھ مبلغ آٹھ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۳۶) ۔ شہانہ پروین صاحبہ بنت مکرم مظفر احمد صاحب ساکن امروہہ کا نکاح مکرم محمد رضوان احمد صاحب ابن مکرم محمد آدم صاحب ساکن شاہجہانپور (یو۔پی) کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۳۷) ۔ ناصرہ یونس بنت مکرم ڈاکٹر محمد یونس صاحب ساکن بھاگلپور (بہار) کا نکاح مکرم محمد عبداللہ صاحب ابن مکرم محمد مشرف علی صاحب ساکن کلکتہ کے ساتھ مبلغ اکاون ہزار روپے حق مہر پر۔

(۳۸) ۔ امۃ القدوس صاحبہ بنت مکرم غلام احمد عزیز خان صاحب ساکن حیدرآباد (آندھرا) کا نکاح مکرم محمد مظفر احمد صاحب ابن مکرم حسن احمد صاحب مرحوم ساکن حیدرآباد کے ساتھ مبلغ نو ہزار روپے حق مہر پر۔

(۳۹) ۔ غوثیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد عبدالعزیز ساکن فرید پور (آندھرا) کا نکاح مکرم محمد عظمت اللہ شریف صاحب ابن مکرم محمد قاسم شریف صاحب ساکن محبوب نگر (آندھرا) کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۴۰) ۔ عذرا شاہین صاحبہ بنت مکرم محمد عظمت اللہ صاحب ساکن کرنول (آندھرا) کا نکاح مکرم فضل احمد خان صاحب ابن مکرم سردار محمد خان صاحب ساکن حیدرآباد کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر۔

(۴۱) ۔ امۃ اللہ فریدہ بیگم بنت بشیر الدین احمد صاحب ساکن موتی رام باغ حیدرآباد (آندھرا) کا نکاح عزیزم نعیم احمد خان ابن مکرم رشید احمد خان صاحب ساکن بھگتاپور عادل آباد (صوبہ آندھرا) کے ساتھ مبلغ گیارہ ہزار پانچ صد اکاون روپے حق مہر پر۔

(باقی آئندہ)

قادیان میں عیدالفطر کی پُرمسرّت تقریب

قادیان ۵-اپریل ۹۲ء : آج یہاں مسجد اقصیٰ میں عیدالفطر شاندار اسلامی روایات کے مطابق منائی گئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعتِ احمدیہ قادیان نے مضافات سے کثیر تعداد میں آنے والے مسلمان بھائیوں کا نصف گھنٹہ انتظار کر کے ۳۰-۹ بجے نمازِ عید کا دوگانہ پڑھایا۔

۴-اپریل کو قرآنِ مجید کا دَور مکمل ہونے پر اجتماعی دُعا مسجد اقصیٰ میں کرائی گئی۔ عید کا چاند نظر آنے پر منارۃ المسیح سے اس کا اعلان ہُوا۔ اور اطفال نے گلی محلوں میں پھر کر دعائیہ کلمات اور اسلامی نعروں سے خوشی کا اظہار کیا۔ مستورات کے لئے مسجد مبارک میں ادائیگی نمازِ عید کے لئے انتظام کیا گیا۔

نمازِ عید پڑھانے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں عید کی مبارکباد دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آج عید الفطر کا مبارک دن ہے اللہ تعالیٰ یہ عید ہر لحاظ سے تمام بھائی بہنوں کو مبارک کرے۔ اس خوشی کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہُ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ فیکس آمدہ "السلام علیکم اور عید مبارک" کا پیغام بھی سُنایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں رمضان کی اہمیت اور افادیت کا ذکر کیا کہ رمضان صبر کا مہینہ کہلاتا ہے، انسان ان ایام میں بہت سی بُرائیوں سے بچتا اور نیکیوں میں مداومت کی کوشش کرتا ہے۔ رمضان کے دنوں میں روزے رکھنا، تلاوت کرنا، نوافل پڑھنا، غریبوں کا خیال رکھنا اور ان کی ضروریات پوری کرنا خصوصی اہمیت رکھتے ہیں۔ ان کے بجالانے کے نتیجہ میں رضائے الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ اور جب بندے سے خدا خوش ہو جاتا ہے تو اُسے ایک عید حاصل ہوتی ہے۔ اگر خدا کے لئے کچھ کھو دیا تو بہت کچھ حاصل ہوتا ہے۔ جیسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خدا کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا تو خدا تعالیٰ نے انہیں کیسی عظمت اور رعب عطا کیا۔ اسی طرح اِس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو کچھ حاصل ہُوا خدا تعالیٰ کی راہ میں فنا ہو کر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت کے نتیجہ میں حاصل ہُوا۔ اگر آج جماعت احمدیہ کو اسلام کی تعلیم پھیلانے کی توفیق مل رہی ہے تو یہ عبادت، دُعا، صبر و استقامت کے نتیجہ میں مل رہی ہے جس کا سبق رمضان سے ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے یہ عبادات قبول فرمائے اور رمضان کا یہ بابرکت مہینہ ہمارے اندر نمایاں تبدیلی پیدا کرنے والا ہو۔

آخر پر خطیب محترم نے حضور انور کی صحت و سلامتی۔ ترقیات اور دیگر دُعاؤں کی تحریکات کرنے کے بعد اجتماعی دُعا کرائی۔ دُعا کے بعد احباب نے ایک دوسرے سے مصافحہ و معانقہ کیا اور عید کی مبارکباد دی۔

حسبِ سابق امسال بھی مضافات سے آنے والے جملہ مہمانانِ کرام کو تعلیم الاسلام ہائی سکول کے احاطہ میں کھانا کھلایا گیا۔ اس سلسلہ میں تعاون کرنے والے تمام احباب و خدام کو خدا تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین ❊

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

ہندوستان کی متعدد جماعت ہائے احمدیہ نے جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام کا انعقاد کر کے اپنی رپورٹیں بغرضِ اشاعت ارسال کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے ایمان۔ اخلاص اور مساعی میں برکت دے۔ بوجہ تنگیٔ صفحات رپورٹوں کو شائع کرنا ممکن نہیں لہذا بغرضِ ریکارڈ و دُعا ان کے نام شائع کئے جا رہے ہیں۔ —— (ادارہ)

جماعت احمدیہ رنگاؤں۔ کانپور۔ شاہجہانپور۔ سکندر آباد۔ سورب۔ موتی ہاری۔ شیموگہ۔ سری نگر۔ آنراپورم۔ غنچہ پاڑہ۔ پنگال نارگھاٹ۔ وڈمان۔ چنتہ کنٹہ۔ تیماپور۔ کرڈاپلی۔

● —— اسی طرح جماعتِ احمدیہ بنگلور۔ شورت۔ بھدرک۔ کٹک۔ لجنہ اماء اللہ کلکتہ نے جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کر کے رپورٹ ارسال کی ہے۔

ارشادِ نبویؐ
اَدُّوا زَکٰوتَکُمْ
(تم اپنی زکوٰۃ ادا کیا کرو)
—— (منجانب) ——
یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان
پروپرائیٹرز:-
حنیف احمد کاہلوں
حاجی شریف احمد
PHONE :- 04524 - 649.

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔ (ترمذی)
C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES.
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS - EXPORTERS - IMPORTERS.
HIGHLY FASHION LADIES MADE - UP.
OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUNCES
AND SOLID BRASS NOVELTIES / GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS } 4378/4 B. MURARI LAL LANE
ANSARI ROAD. NEW DELHI - 110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263992. 011-3282643.
FAX:- 91-11-3755121 SHELKA NEW DELHI.

SUPER INTERNATIONAL
PHONES:-
OFF:- 6378622
RESI:- 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6, TARUN BHARAT CO-OP. SOCIETY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD.
(ANDHERI EAST) BOMBAY - 400099.

قادیان میں مکان و پلاٹ وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے ملیں:-
نعیم احمد ڈار
احمد پراپرٹی ڈیلر
احمدیہ چوک قادیان

طالبانِ دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS.
۱۶- بینٹنگ لین۔ کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

NIR
Starline
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA - 700015.
"ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔"
—— (کشتی نوح) ——
پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
—— (پیشکش) ——
اے۔ پولیمرز کلکتہ ۷۰۰۰۴۶
فون نمبرز:-
43 - 4028 - 5137 - 5206
YUBA
QUALITY FOOT WEAR